آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اپنے انداز کی
ایک منفرد تصنیف لطیف
طلع البدر علینا
علامہ حافظ ضیاء احمد قادری

الصلوۃ والسلام علیك یاسیدی یارسول اللہ وعلی آلك
واصحابك یاسیدی یاحبیب اللہ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروزِ ساعت پہ لاکھوں سلام

طلع البدر علینا

از:

علامہ ضیاء احمد قادری رضوی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نام کتاب: طلع البدر علینا

ترتیب : علامہ ضیاء احمد قادری رضوی

ناشر : فالکن ایڈورٹائزر (100-3-B1 ٹاؤن شپ، لاہور)

کمپوزنگ : قادری کمپوزنگ سنٹر

مطبع : اظہار سنز پرنٹرز، لاہور

تعداد : پانچ سو

پروف ریڈنگ: علامہ افتخار احمد رضوی و علامہ شہر یار رضوی

ملنے کا پتہ: مولانا فیض احمد قادری صاحب

03078774437

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

عزت مآب جناب محمد فیصل صاحب، عزت مآب جناب محمد الیاس صاحب، جناب مفتی محمد فضیل رضوی صاحب، جناب مولانا قاری سراج الدین قادری صاحب، محترم جناب محمد عابد قادری صاحب، الحاج محمد آفتاب قادری صاحب، محمد انعام اللہ قادری صاحب، جناب علی احمد صاحب

رب تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الاہداء

جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا عالم باعمل

سفیرِ عشقِ رسول و کشتۂ حبِ رسول مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ سراج الحرمین

و

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

سفیرِ امن و کشتۂ حبِ رسول

حضرت العلام جناب الشاہ مفتی محمد اطہر علی ہاشمی قادری چشتی

مدفیوضہ فی العالم الاسلامیہ

ہدیہ تشکر

سراپا خلوص ہمدردِ اہلِ سنۃ عاشقِ رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری صاحب

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الانتساب

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت عالمِ ربانی

فضیلۃ الشیخ العلامہ الفہامہ

حضرت سیدنا

پیر محمد عبداللہ عتیق نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

فی العالم الاسلامیہ

ہدیہ تبریک

حضرت علامہ مولانا جامع المعقول والمنقول

مفتی محمد ہاشم خان المدنی العطاری صاحب

متعنا اللہ بطولِ حیاتہ

شیخ الحدیث والفقہ جامعہ فیضانِ مدینہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

عنوان	

طلع البدر علینا

مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مقامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیسے بیان کیا جا سکتا ہے جس سے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے **لولاك لما خلقت الافلاك** اے محبوب اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔ مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی حصہ دوم ص 12 فارسی

علامہ جامی علیہ الرحمہ نامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرماتے ہیں کہ

اگر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم را نیا وردے شفیع آدم

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

ترجمہ:

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی سفارش طلب نہ کی جاتی تو آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ حضرت نوح علیہ السلام ڈوبنے سے نجات پاتے۔

یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی برکت ہے اور شان ہے اسم مبارک کی تو خود میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہوگا؟

اسکے مقام کو کون بیان کر سکتا ہے؟

حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد وہ ہستی تشریف لانے والی ہے جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لئے آب و تاب ہے اور پہلے نبیوں نے جو باتیں کی ہیں ان پر روشنی ڈالے گی کیوں کہ وہ اللہ کا رسول ہے میں تو اس لائق نہیں کہ ان کے نعلین کے تسمے جھک کر کھولوں۔ انجیل برناس باب 17 فقرہ 22'23

اس سے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کی عظمۃ و شان معلوم ہوئی خود میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہوگا۔

حضرت عیسی علیہ السلام کی تمنا

حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں یہ دعا کی اے رب بخشنے والے اے رحمت میں غنی تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونا نصیب فرما۔ انجیل برناس باب 212 فقرہ 13 تا 15

اللہ تعالی کے نبی جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بننے کی دعائیں کریں اس محبوب کی شان کیا ہوگی؟

حضرت موسی علیہ السلام کا تمنا کرنا

حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی کتاب میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی شان دیکھی تو اللہ تعالی سے کئی بار یہ عرض کی مولا یہ امت مجھے عطا فرما تو اللہ تعالی نے ہر بار یہی فرمایا کہ یہ امت میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دی ہے تو پھر حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی **فاجعلنی من امة احمد** یا اللہ مجھے امتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بنا دے۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد اول ص 14

حضرت ابراہیم علیہ السلام و عیسی علیہ السلام

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ ایک حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ "**اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسی فیکم ثم قال انھما فی امتی**" ترجمہ: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام و عیسی علیہ السلام تم میں ہوں پھر فرمایا یہ دونوں میری امت میں ہیں۔ جواہر البحار جلد اول ص 355

سبحان اللہ کیا شان ہے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس امت میں ایسے شان والے

نبی ہوں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شان کتنا بلند ہو گا؟

ابراھیم علیہ السلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے۔

صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۳۲)

کسی اہلِ دل نے یوں عرض کیا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دم اور سفید ہاتھ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ عطا ہوا تھا بھی رکھتے ہیں اور خوبصورت لوگ جو حسن و خوبیاں رکھتے تھے آپ اکیلے رکھتے ہیں۔

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور غالب

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گزا شتیم
کہ آں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

غالب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دی کیونکہ وہی ذات پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ومقام جاننے والی ہے۔

امام بوصیری علیہ الرحمہ یوں عرض کرتے ہیں

ان من معجزاتک العجز عن
وصفک اذلا یحدہ الاحصاء

یارسول اللہ آپ کے معجزات میں سے ایک یہ بھی معجزہ ہے کہ آپ کی عظمۃ و شان کو شمار کرنے سے لوگ عاجز آ گئے ہیں۔ جواہر البحار جلد اول ص405

"دع مادّعته النصاری فی نبیھم واحکم بماشئت مدحا فیه واحتکم"

ترجمہ: وہ بات چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں کہی کہ اللہ کا بیٹا کہ دیا اور اس کے علاوہ جو نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ۔

"فانسب الی ذاته ماشئت من شرف وانسب الی قدره ماشئت من عظم"

ترجمہ: پس نسبت کر اس ذات والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جتنا چاہے تو تعظیم و شرف سے اور نسبت کر آپ کے مرتبہ کیطرف جتنا چاہے تو عظمتوں سے۔

"فانّ فضل رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس له حد فیعرب عنه ناطق بفم"

ترجمہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی کوئی حد نہیں جو بالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے۔ قصیدہ بردہ شریف

عارف باللہ سراج عمر بن فارض رحمۃ اللہ علیہ

کو خواب میں دیکھا کسی نے اور عرض کی کہ کوئی نعت منظوم سنا دیں تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

اری کل مدح فی النبی مقصرا وان بالغ المثنی علیه وا کثرا
اذا الله اثنی بالذی هو اهله علیه فما مقدار ماتمدح الوری

میں نے ہر وہ بات دیکھی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہی گئی ہے وہ

بہت چھوٹی ہے اگر چہ نعت خوانوں نے مبالغہ بھی کیا ہے اور زیادہ بھی کہا ہے کیوں کہ اللہ تعالی جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے جسکے آپ اہل ہیں تو پھر سارا جہاں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہتا رہے وہ کس گنتی میں ہے۔ واہر البحار جلد اول ص 405

اگر مبالغہ بھی کریں تو بھی؟

علامہ نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"فلو بالغ الاولون والآخرون فی احصاء مناقبہ وخصائصہ لعجزوا جمیعا"

اگر اگلے پچھلے سارے مل جائیں اور مبالغہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانوں کو گننے اور خصائص کو شمار کرنے میں تو ضرور عاجز آجائیں گے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گننے اور شمار کرنے سے۔ جواہر البحار جلد اول ص 405

شیخ سعدی علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں

چہ وصفت کند سعدیٔ نا تمام
علیک الصلوۃ اے نبی والسلام

شیخ سعدی رحمہ اللہ نے کمال نعت کہی آخر میں یہی کہنا پڑا کہ یہ سعدی جو خود مسکین ہے آپ کی نعت کیا کہے گا بس آپ پر درود ہو اور آپ پر سلام ہو یا نبی اللہ۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے حسن و جمال والے اے انسانوں کے سردار آپکے چمک بانٹنے والے رخ والضحی سے ہی تو چاند کو چمک ملی ہے آپ کی نعت پڑھنا جس طرح حق ہے اس طرح ممکن ہی نہیں کہ کوئی آپ کی نعت بیان کر سکے بس قصہ مختصر یہی ہے کہ اللہ تعالی کے بعد آپ ہی بزرگ ترین ہستی ہیں۔

امام اہل سنۃ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نعت کے چالیس ہزار اشعار

ایک شاعر نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے چالیس ہزار اشعار لکھے لکھنے کے بعد آخر میں جو لکھا اس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

جواہرت فقیر ص 186

تم ہی حد مقرر کردو

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مولوی آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حد سے بڑھا دیتے ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی طرف قلم اور کاغذ بڑھایا اور فرمایا کہ لو اور حد مقرر کردو بس اتنا کہنا تھا کہ وہ آپ کا منہ دیکھنے لگا اور خاموش ہوگیا۔

اے کہ تیر اجمال ہے زینت محفل حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں تیرے حسن کی زکوۃ

علامہ نبہانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومامثل من اراد احصاء فضائلہ صلی اللہ علیہ وسلم بمدحہ الا کمثل انسان مدّ یدہ لیتناول الثریا بہا واین الثریا من ید المتناول؟

ترجمہ: اس شخص کی مثال جو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو گنا چاہتا ہے اور آپ کے اوصاف کو شمار کرنا چاہتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو زمین پر کھڑا ہو کر ثریا کو پکڑنا چاہتا ہے کہاں اس کا ہاتھ اور کہاں ثریا؟ جواہر البحار جلد اول ص405

آخر ایسا کیوں ہے

کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کیوں نہیں ہو سکتی اس کی وجہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ عارفین فرماتے ہیں:

"الخلق عرفو اللہ تعالی وما عرفوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: کہ اللہ تعالی کی مخلوق اللہ تعالی کو تو پہچان گئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچان سکی۔ جواہر البحار جلد اول ص405

مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے پہچانا ہی نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"یا ابابکر والذی بعثنی بالحق لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی"

ترجمہ: اے ابوبکر مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا مجھے میرے رب کے سوا کسی نے پہچانا ہی نہیں۔ مطالع المسرات ص129

آج اگر کوئی دعوی کرے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہوں تو کیا کہیں گے کہ وہ سمجھ گیا ہے یا پاگل ہو گیا ہے کیوں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سمجھ تو سکتا نہیں پاگل ہی ہوا ہے جو اس طرح کے دعوے کر رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن مبارک حجاب میں تھا

اس کی وجہ امام قرطبی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ

"لم یظہر لنا تمام حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم رفقا من اللہ تعالی لانّہ لو ظہر لنا تمام حسنہ لما طاقت اعیننا رویتہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اللہ تعالی کا خاص فضل و کرم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام حسن و جمال مبارک ظاہر نہیں ہوا ورنہ ہماری آنکھوں میں طاقت نہ ہوتی دیدار کرنے کی۔

زرقانی شریف جلد 5 ص198

یہ سارے حوالہ جات سے واضح ہوا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کتنا بلند ہے اللہ تعالی نے کتنی عظمتیں عطا کی ہیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو۔
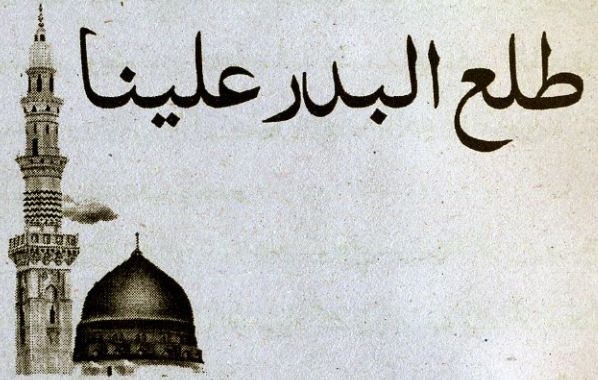
طلع البدر علینا

آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پر استقبال

یہ ادب واحترام کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ہے

اللہ تعالی نے نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں رکھا۔

"وکانت الملائکة تقف خلفه صفوفا ینظرون الی نور محمد صلی الله علیه وسلم ویقولون سبحان الله فلما رای آدم ذلك قال یارب هولآء ینظرون خلفی فقال الجلیل سبحانه یاآدم ینظرون الی نور خاتم الانبیاء صلی الله علیه وسلم۔"

ترجمہ: فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہوتے جب آدم علیہ السلام نے دیکھا تو عرض کی یا اللہ یہ کیا دیکھتے ہیں میرے پیچھے؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے آدم یہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ السلام کے نور کی زیارت کررہے ہیں۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم ص98

نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں سے ایک حصہ یہ ہے:

"ثم طافت الارواح حول نور محمد صلی الله علیه وسلم فسبحوا وهللوا امقدار الف سنة۔"

ترجمہ: پھر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ارواح نے طواف کیا اور تسبیح وتہلیل کرتے رہے ایک ہزار سال تک۔

الجزء المفقود من مصنف عبدالرزاق ص54

سمان اور جنت کے دروازے کھول دئے گئے

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

"تحوا ابواب السماء وابواب الجان کلها امر الله الملائکه بالحضور لت تبشر بعضها بعضا وتطاولت جبال الدنیا وارتفعت البحار اشر اهلها"

مہ: اللہ تعالی نے ملائکہ کو فرمایا آسمان کے سارے دروازے اور جنت کے سارے زے کھول دو اور ملائکہ کو حکم دیا کہ سارے حاضر ہوں جب وہ اترنے لگے تو ایک رے کو مبارک باد دے رہے تھے اور دنیا کے پہاڑ لمبے ہو گئے سمندر بھی خوشی سے نچے ہو گئے اور سمندر میں جتنی چیزیں تھیں ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگیں۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 80

یں انتظار کرنے لگیں

حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"عون الف حوراء ینتظرون ولادة محمد صلی الله علیه وسلم۔"

: ستر ہزار حوریں آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگیں۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 80

یا وہ نور والا جسکا سارا نور ہے

حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ا ولد النبی صلی الله علیه وسلم امتلائت الدنیا کلها نورا۔"

: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو ساری دنیا نور سے بھر گئی۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 80

آج میلاد النبی کہ کیا سہانا نور ہے
آگیا وہ نور والا جسکا سارا نور ہے

نور ایسا کہ سبحان اللہ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

" ان ام رسول الله صلی الله علیه وسلم رات حین وضعته
اضاءت قصور الشام "

ترجمہ: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ
کے محلات چمک گئے۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم صفحہ 112

آسمان میں نور کے ستون

حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"وضرب فی کل سماء عمود من زبرجد وعمود من یاقوت قد استن
فهی معروفة فی السماء قد راها رسول الله صلی الله علیه وسلم
الاسراء قیل هذا ماضرب استبشارا بولادتك"

ترجمہ: ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون لگائے گئے جب رسول اللہ ص
علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے آپ نے ملاحظہ فرمائے اور آپکی بارگاہ میں عرض
کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کی خوشی میں لگائے گئے ہیں۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 0

حوض کوثر پر شجر کاری

حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

وقد انبت الله لیلة ولد علی شاطئ نهر الکوثر سبعین الف شجرة من
المسك الاذفر جعلت ثمارها بخور اهل الجنة"

رجمہ: اللہ تعالی نے کوثر کی نہر پر ستر ہزار درخت اگائے جس رات آمد سرکار صلی اللہ علیہ
لم ہوئی اور ان درختوں کے پھلوں کا بخور تیار ہوگا اہل جنت کے لئے۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 81

س سے ثابت ہوا کہ جنت میں بھی میلاد شریف کا لنگر ہوگا جن بے چاروں کو آج اچھا
یں لگتا وہ کل کیا کریں گے؟

شرق ومغرب میں جھنڈے لگائے گئے

علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

الت امه صلی الله علیه وسلم رائت ثلاثة اعلام مضروبات علما
مشرق وعلما بالمغرب وعلما علی ظهر الکعبة"

جمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے تین
نڈے دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 81

ایک بات قابل غور ہے وہ یہ کہ جھنڈے تو مشرق ومغرب میں تھے حضرت آمنہ
اللہ عنہا نے دیکھ لئے یا تو یہ ہے کہ جھنڈے بڑے بڑے تھے جو سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا
ملاحظہ فرمالئے کیوں کہ دور سے وہی چیز نظر آتی ہے جو بڑی ہو یا پھر اللہ تعالی نے
رت آمنہ رضی اللہ عنہا کی نظر میں اتنی طاقت رکھی تھی کہ دور کی چیز کو ملاحظہ فرمالیتی
س اگر پہلی بات ہے تو جب اللہ تعالی نے اتنے بڑے بڑے جھنڈے لگائے ہیں تو کسی کو
راض نہیں ہونا چاہئے اگر دوسری بات ہے تو پھر بھی غور کرنے والی بات ہے جب والدہ

ماجدہ کی نگاہ مبارک کا یہ حال ہے کہ مشرق ومغرب ملاحظہ فرماتی ہیں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کا عالم کیا ہوگا؟

کعبہ پر وجد طاری ہونا

علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں

"وتزلزلت الکعبة ولم تسکن ثلاثة ایام ولیالیھن"

ترجمہ: تین دن اور تین راتیں کعبہ کو وجد آتا رہا آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 98

کعبہ کا سجدے میں جھکنا

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ

"سجدت نحو مقام ابراھیم"

ترجمہ: کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدے میں جھک گیا کیوں کہ اسی طرف ہی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت گاہ ہے۔

السیرۃ الحلبیہ جلد اول ص 115

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

عرش جھومتا رہا

امام حافظ عبدالرحمان بن الدیبع الشیبانی نقل فرماتے ہیں:

"فاھتز العرش طربا واستبشارا"

ترجمہ: پس عرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جھومتا رہا۔

مختصر فی سیرۃ النبویۃ صفحہ 154

کرسی کا نور زیادہ ہوگیا

امام حافظ عبدالرحمان بن الدیبع الشیبانی نقل فرماتے ہیں:

"فاھتز العرش طربا واستبشارا وازداد الکرسی ھیبة ووقارا"

ترجمہ: پس عرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جھومتا رہا اور کرسی کی ہیبت ووقار میں اضافہ ہوگیا۔

مختصر فی سیرۃ النبویۃ صفحہ 154

صفا ومروہ کا استقبال کرنا

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو میں بابِ بنوشیبہ سے بطحا کی طرف نکلا تو کوہِ صفا کو دیکھا تو وہ فرطِ محبت سے رقص کر رہا تھا اور مروہ کو دیکھا تو وہ بھی جھوم رہا تھا۔

معارج النبوۃ ص 55 میلادِ نبی ص 31

ستاروں کا استقبال کرنا

سیدہِ کائنات حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے گھر ہر طرف نور ہی نور تھا ستارے میرے قریب آگئے کہ میرے مکان کے اندر جھکے ہوئے تھے مجھے ایسے لگا کہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔

الوفاء لابن جوزی جلد ا ص 94

فرشتوں نے نعرے لگائے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"فضجت الملائکة بالتسبیح والتھلیل والتکبیر للملک الجلیل"

ترجمہ: فرشتوں نے سبحان اللہ الحمدللہ اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔

مولد العروس صفحہ 7

آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں نے اعلانات کئے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"ولما ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلنت الملائکة سرا و جهرا"

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو فرشتوں نے اعلانات کئے آہستہ بھی اور اونچی آواز میں بھی۔

مولد العروس صفحہ 7

حور عین نے عطر پاشی کی

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"وخرجت الحور من القصور ونثرت العطر نثرا"

ترجمہ: حور عین جنت کے محل سے باہر نکل آئیں اور عطر پاشی کی۔

مولد العروس صفحہ 7

جنات عدن کے پرندوں نے موتی برسائے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رضون جنت کو کہ:

"وابعث الی منزل آمنه اطیار جنات عدن ترمی من مناقیرها درا"

ترجمہ: جنات عدن سے پرندوں کو بھیجو کہ اپنی چونچوں سے موتی چھڑکیں۔

مولد العروس صفحہ 5

حجر اسود کا استقبال کرنا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر

"فلما جاءت به الی الحجر الاسود لیقبله فخرج من مکانه حتی التصق لو جهه"

ترجمہ: حرمِ کعبہ کے قریب آئی تو حجر اسود اپنی جگہ سے نکل آیا اور کریم آقا صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ چمٹ گیا اور بوسہ لیا۔ تفسیر مظہری جلد 6 ص 528

بکریوں کا استقبال کرنا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر آئی تو میری بکریاں گھر آئیں تو ایک بکری نے آگے بڑھ کر:

"سجدت له وقبلت راسه"

سجدہ کیا اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 148

آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر جانوروں کا بولنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رحم مادر میں تشریف لائے تو:

"ان کل دابة لقریش نطقت تلک اللیة"

ترجمہ: اس رات قریش کے سارے جانور بولنے لگے اور یہ نعرے لگانے لگے رب کعبہ کی قسم ساری دنیا کے امام اور اہل دنیا کے چراغ آنے والے ہیں۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم صفحہ 107

وحشی جانوروں کا خوشی سے بھاگنا اور مبارک باد دینا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رحم مادر میں تشریف لائے تو:

"وفرت وحوش المشرق الی وحوش المغرب بالبشارة و کذا اهل البحار یبشر بعضهم بعضا"

ترجمہ: مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کی طرف بھاگ کر جاتے تھے اور مبارک باد دیتے تھے۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم صفحہ 107

ہر مہینے یہ اعلان ہوتا تھا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رحم مادر میں تشریف لائے تو:

"فی کل شھر من شھور حملہ نداء فی الارض ونداء فی السماء ان ابشروا فقد آن ان یظھر ابو القاسم میمونا مبارکا"

ترجمہ: حمل شریف کے ہر مہینے آسمان وزمین میں یہ منادی ہوتی تھی کہ کہ خوش ہو جاؤ کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا وقت آچکا ہے جو کہ سراپا برکت ہیں۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم صفحہ 107

تمنائے خدمت گذاری

امام محقق علامہ ابو علی رحمہ اللہ مواہب شریف کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو یہ ندا کی گئی کہ کون خدمت کرے گا؟ تو پرندوں نے عرض کی کہ:

"نحن نکفلہ ونغتنم خدمتہ العظیمۃ"

ہم خدمت کریں گے اور یہ شرف خدمت عظیمہ کا ہم لینا چاہتے ہیں تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری کا شرف ہم نے حلیمہ سعدیہ کو دے دیا ہے۔

الشفاء السقیم بمولد النبی الکریم صفحہ 107

ملائکہ کا خدمت گذاری کی تمنا کا اظہار کرنا

علامہ فہامہ عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی فرشتوں نے عرض کیا:

"ربنا مرنا ان نحملہ الی السموات ونقوم بتربیتہ حق القیام"

ترجمہ: یا اللہ ہم کو اجازت عطا فرما کہ ہم تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں گے اور تیرے محبوب کو آسمانوں میں رکھیں گے اور جس طرح نوکری کرنے حق ہے اسی طرح کریں گے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری کا شرف ہم نے حلیمہ سعدیہ کو دے دیا ہے۔ مولد المناوی صفحہ 23

بادلوں کی عرض گذاری

علامہ فہامہ عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو بادلوں نے عرض کی:

"مرنا ان نحملہ معنا الی الجوانب الارض الشرقیۃ والغربیۃ"

ترجمہ: اللہ ہم کو اجازت عطا فرما کہ ہم تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں گے اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری زمین میں مشرق ومغرب میں اٹھائے پھرتے رہیں گے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری کا شرف ہم نے حلیمہ سعدیہ کو دے دیا ہے۔ مولد المناوی صفحہ 23

سبحان اللہ عزوجل اس سے ثابت ہوا کہ دنیا کی ہر چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی بھی

ہے اور محبت بھی کرتی ہے۔

کیا دائیوں نے اعراض کیا تھا یا؟

یہ کہنا کہ دودھ پلانے والی عورتوں نے کہا کہ یہ یتیم ہیں ہم کو کیا ملے گا اس لئے انہوں نے نہ اٹھایا اور چھوڑ دیا ہم یہاں پر حضرت امام محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کی تحقیق نقل کرتے ہیں تا کہ مسئلہ کی صحیح صورت حال جو ہے وہ سامنے آجائے۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں:

"فلما ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل جمیع النساء من ذوات الرضاع فکل تقول انا ارضعه"

ترجمہ: جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو تمام عورتیں جو دودھ پلاتی تھیں ان سے پوچھا گیا کہ کون دودھ پلائے گی؟ تو سب نے کہا کہ میں دودھ پلاؤں گی۔

مولد العروس صفحہ 22

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا تھا

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور سات عورتیں اور بچے کو ڈھونڈنے کے لئے مکہ کی گلیوں میں چل رہی تھیں کہ حضرت عبدالمطلب ملے تو ہم سب کو اپنے گھر لے گئے جب ہم نے دیکھا حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو سب کہنے لگیں کہ میں خدمت کروں گی:

"وتقدمن الیه فاعرض عنهن فتقدمت الیه فحین رانی تبسم واقبل علی فوضعت فی حجری"

ترجمہ: ساری عورتیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھیں

تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اعراض فرمالیا اور جب میں آگے ہوئی تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود میری طرف بڑھے اور مسکرائے بھی۔ مولد العروس صفحہ 22

اگر ایسی بات ہو تو بھی بیان نہ کرنا واجب ہے

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ بعض واعظ لوگ میلاد شریف کی محافل میں جن میں عوام وخواص اور مرد اور عورتیں بھی ہوتے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے اس لئے دودھ پلانے والیوں نے نہ لیا مال کے نہ ملنے کی وجہ سے ان کا یہ بیان کرنا کیسا ہے؟

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"ینبغی لمن یکون فطنا ان یحذف من الخبر مایوھم فی المخبر عنه نُقصا ولا یضره ذلك بل یجب"

ترجمہ: مناسب ہے سمجھ دار آدمی کے لئے کہ اس طرح کی بات بیان نہ کرے جس سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان میں نقص کا وہم پیدا ہوتا ہو اور اس طرح کرنے سے اس کو کوئی نقصان نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ بیان نہ کرے۔ جواہر البحار جلد 3 ص 429

بعض مالکیہ کا فتوی

علامہ نبہانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ بعض مالکیہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ:

"انَّ من قال فی المجالس انه یتیم یرتد"

ترجمہ: جس شخص نے مجلس میں یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے وہ مرتد ہو گیا۔

جواہر البحار جلد 3 ص 429

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبارک باد دینا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ربیع الاول کی پانچ تاریخ تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ:

"ابشری یا آمنہ بصاحب القدر والثنا"

ترجمہ: مبارک ہو اے آمنہ تجھ کو اونچے شان والے اور اونچے مقام والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی۔

مولد العروس صفحہ 22

حضرت حوا و آسیہ و مریم رضی اللہ عنہن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے آنا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت کچھ عورتیں آئیں تو مجھے کہنے لگیں کہ غم نہ کرو میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم حوا آسیہ و مریم بنت عمران ہیں۔

مولد العروس صفحہ 23

جنت سے حوروں کا حاضر ہونا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت کچھ عورتیں آئیں تو مجھے کہنے لگیں کہ غم نہ کرو میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم جنت سے آئی ہیں اور ہم حور عین ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے حاضر ہوئی ہیں۔

مولد العروس صفحہ 23

مرحبا یا مصطفی کے نعرے اور انبیاء کرام علیہم السلام

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک حسین

وجمیل بزرگ آئے اور کہا مرحبا یا محمد میں نے کہا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں آدم ہوں پھر فرمایا کہ تجھے مبارک ہو کہ امام الانبیاء تشریف لانے والے ہیں دوسرے مہینے میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا تیسرے ماہ نوح علیہ السلام کو دیکھا چوتھے ماہ ابراہیم علیہ السلام مبارک دینے آئے پانچویں ماہ اسماعیل علیہ السلام آئے اور چھٹے مہینے موسی علیہ السلام آئے ساتویں ماہ عیسی علیہ السلام آئے:

"کلھم یبشرون بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: سارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنانے آئے تھے۔

المولد النبوی الشریف صفحہ 3

سبحان اللہ عزوجل کیا شان ہے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکے استقبال کے لئے اللہ تعالی نے انبیاء کرام علیہم السلام کو منتخب کیا جس کو مرحبا کہنے والے اللہ تعالی کے نبی ہوں اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چراغاں

حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو میں نے دیکھا کہ ستارے اتنے قریب آگئے تھے کہ میں نے کہا کہ یہ مجھ پر گر جائیں گے میں جس طرف بھی دیکھتی مجھے نور ہی نور نظر آتا ہمارا کمرہ اور گھر سارا نور سے بھر گیا۔

المعجم الکبیر جلد اول صفحہ 147

شجر وحجر کا آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر استقبال

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر جارہی تھی راستہ میں کوئی درخت آتا یا

پتھر یا مٹی کا ڈھیلا تو وہ پکار کر کہتا:

"بشراك يا حليمه بشراك يا حليمه"

ترجمہ: اے حلیمہ تجھ کو مبارک ہو اے حلیمہ تجھ کو مبارک ہو۔ مولد العروس صفحہ 15

آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر استقبال کرنے کے لئے فرشتوں کی فوج طلب کی گئی تھی

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کی فوجیں آئی ہوئی تھیں۔

مولد العروس صفحہ 15

جشنِ آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر آنا شیطان کا کام نہیں

حضرت امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

"واخذ الشيطان فغل سبعين غلا والقى منكوسا فى لجة البحر الخضراء وغلت الشياطين والمردة"

ترجمہ: شیطان کو پکڑ لیا گیا اور اس کو ستر زنجیروں سے باندھ دیا گیا اور سمندر کے قریب پھینک دیا گیا اور چھوٹے شیطانوں کو بھی پکڑ لیا گیا اور جتنے مردود تھے سب کو باندھ دیا گیا۔

الخصائص الکبری جلد اول صفحہ 80

جب سکیورٹی کے لئے فرشتوں کی فوج ہو تو منکر کیسے آسکتا ہے اسی وجہ سے انکو باندھ دیا گیا اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جشن آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں اللہ تعالی کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اس لئے اس میں شیطان کا کوئی کام نہیں ہے۔

آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے استقبال کیلئے انتظار کرنا

حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد ظالم حاکم آگئے انہوں نے ظلم کرنا و گناہ شروع کر دیئے اہل ایمان نے ان کے ساتھ جنگ کی اس میں کافی مسلمان شہید ہوئے جو تھوڑے رہ گئے انہوں نے کہا ہم زمین میں پھیل جاتے ہیں:

"الى ان يبعث الله النبى الامى صلى الله عليه وسلم الذى وعدنا عيسى عم يعنون محمدا صلى الله عليه وسلم فتفرقوا فى الجبال"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے تک جنکے آنے کا وعدہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کیا تھا وہ نبی سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے تھے پھر وہ پہاڑوں میں چلے گئے۔

حاشیہ جلالین ص 451

فرشتوں کا جھولا جھولانا

"ان مهده صلى الله عليه وسلم كان يتحرك بتحريك الملائكة"

ترجمہ: فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھولا جھولاتے تھے۔ تفسیر مظہری جلد 2 ص 567
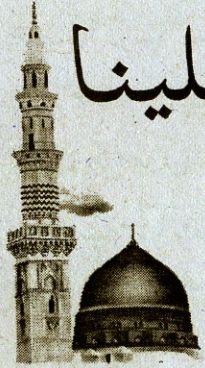
طلع البدر علینا
مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آمد

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آمد

اور جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اہل مدینہ کا آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنا

یثرب کی بستی کے لوگ آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں ہیں جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرج پہنچے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی اسلم کے اوس بن حجر کو ایک غلام مسعود بن ھنیدہ کے ساتھ اہل یثرب کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ ان کو یہ خوشخبری سنائیں اب ہم چند روز میں انکے مہمان ہوں گے جب یثرب کے باسیوں کو یہ خوشخبری ملی تو ان کا شوق دیدار انتہاء کو پہنچ گیا ہر شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کی تیاری میں مصروف ہوگیا۔ سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ 491

روزانہ فجر سے دوپہر تک انتظار کرتے

عبدالرحمن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری قوم کے لوگ بتاتے ہیں کہ ہم کو جب اطلاع ملی کہ ماہ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں تو ہم سب نماز فجر کے بعد حرہ کے پاس آپکا انتظار کرتے اللہ کی قسم جب تک ہم سایہ پاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے دوپہر کے وقت واپس آجاتے یہ موسم گرما کا واقعہ ہے۔

السیرۃ النبویہ الابن کثیر جلد 2 صفحہ 268

یاد رہے مدینہ سے مقام حرہ تین کلومیٹر کا فاصلہ ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو کس قدر شوق زیارت تھا کہ روزانہ اتنا سفر کرتے تھے اور یہ بھی ذہن نشین رہے وہ دھوپ تیز ہونے کی وجہ سے اور گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے گھر نہیں جاتے تھے بلکہ دھوپ تیز ہونے کی وجہ سے معزز ومکرم مہمان صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف

لانے کی امید ختم ہونے پر گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔

یہودی بے قابو ہوگیا

جب تیسرا دن آیا تو اہل یثرب نماز فجر کے بعد جوق در جوق جمع ہونے لگے سورج تھا تو آہستہ آہستہ بلند ہوتا جارہا تھا گرمی بھی بڑھ رہی تھی شوق دیدار موسم کی شدت پر غالب آرہا تھا سورج نصف النہار پر آگیا لق ودق صحرا چٹیل میدان اور راستوں پر دھول اڑ رہی تھی، گرمی کی شدت میں اضافہ ہورہا تھا مایوسی کے سائے گھیرے ہونے لگے ابھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قدموں کی چاپ ان کی سماعت میں رس نہیں گھول رہی تھی وہ بوجھل بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے اسی اثنا میں ایک یہودی کا اس ٹیلے پر سے گزر ہوا اس نے دیکھا کہ ایک نورانی قافلہ یثرب کی طرف آرہا ہے یہ منظر دیکھتے ہی یہودی مبہوت ہوگیا علامہ یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

"فلم یملك الیهودی نفسه فصرح باعلی صوته یا معشر العرب هذا صاحبكم الذی تنظرون"

ترجمہ: یہودی بے قابو ہوگیا اور بلند آواز سے کہنے لگا اے گروہ عرب یہ ہیں تمہارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جنکا تم انتظار کررہے تھے۔ سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 377

آگئے وہ کہ جنکا انتظار تھا

یہودی کے اعلان پر ہر طرف مسرت وشادمانی کی لہر دوڑ گئی اہل یثرب اپنے جسموں پر ہتھیار سجا کر تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے قباء کے میدان میں جمع ہونے لگے دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا جم غفیر آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد

جمع ہو گیا قباء کی ساری بستی والے رخ والضحیٰ کی زیارت کی خاطر جمع ہو گئے جس بستی میں جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اس کا نام قبا تھا مدینہ منورہ کے قریب ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں پر پل بھر میں پانچ سو کے قریب جان نثار انصار کا ہجوم جمع ہو گیا سب نے عرض کی "انطلقا آمنین مطاعین" اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو جایئے بڑے اطمینان کے ساتھ ہمارے ہاں تشریف لے چلئے آپ یہاں امن و امان میں ہوں گے ہم سب آپ کے غلام ہیں ہر حکم پر سر تسلیم خم کریں گے۔

سیرت ابن کثیر جلد 2 صفحہ 269

قباء میں میزبان

حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کے گھر میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام رہا لیکن جب زائرین کی کثرت ہو جاتی تو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر سے نکل کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حویلی میں تشریف لے آتے یہاں پر آسانی کے ساتھ ملاقات ہو جاتی تھی۔ سیرت ابن کثیر جلد 2 صفحہ 270

مولا علی رضی اللہ عنہ کی آمد

حضرت علی رضی اللہ عنہ رات کے وقت سفر کرتے اور دن کے وقت چھپ کر بیٹھ جاتے جب قباء آئے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ انکے پاؤں شدید زخمی ہو چکے تھے چلنے کی طاقت ہی نہ تھی:

"فمسحهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعا له بالشفاء فبرئتا فی الحال وما اشتكاهما بعد الیوم قط"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک انکے پاؤں پر پھیرا اور دعا کی

شفا کی تو اسی وقت پاؤں ٹھیک ہو گئے اور اس کے بعد کبھی بھی کسی قسم کی شکائت نہیں ہوئی۔

تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 32

قباء سے مدینہ کی طرف روانگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء سے بنو نجار کی طرف پیغام بھیجا بنو نجار یہ خوشخبری سن کر جھوم گئے بنو نجار کے لوگ اپنے جسموں پر اسلحہ سجائے قباء حاضر ہو گئے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے یہ منظر دیکھ کر اہل قباء پریشان ہو گئے اہل قباء کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے

"یا رسول اللہ اخرجت ملالا لنا ام ترید دارا خیرا من دارنا"

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے ناراض ہو کر تو نہیں جا رہے یا پھر آپ ہمارے گھر سے بہتر گھر کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انی امرت بقریة تاکل القری فخلوها مامورة"

ترجمہ: مجھے ایسی بستی میں قیام کا حکم دیا گیا ہے جو ساری بستیوں کی سردار ہو پس میری اس اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ مامور من اللہ ہے۔ سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 385

ہو رہا ہے محفلِ ہستی میں کس کا انتظار
کون آتا ہے کہ دنیا گوش بر آواز ہے
ہوئی تیری آمد آمد تو برائے خیر مقدم
کہیں کھِل گئے گلستان کہیں ہو گیا چراغاں

مدنی جلوس روانہ ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصوی اونٹنی پر سوار ہوئے تاجدار کائنات صلی اللہ

علیہ وسلم کا جلوس روانہ ہوا جلوس قدم قدم بڑھ رہا تھا ہر شخص کی کوشش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامنے کی سعادت حاصل کرے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مشوا حول ناقته لايزال احدهم ينازع صاحبه زمام الناقته شحا كرامه رسول الله تعظيماله"

ترجمہ: وہ ناقہ کے ارد گرد رواں دواں تھے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و تعظیم کی خاطر مہار تھامنے کی خاطر ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے۔

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد اول صفحہ 493

انکے دلوں میں تڑپ کتنی تھی

علامہ طنطاوی فرماتے ہیں:

"ولو استطاعت من الحب لفرشت له الطريق بقطع اكبادها حتى يمشي على قلوبها"

ترجمہ: اگر ان کا بس چلتا تو اپنے دل نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بچھا دیتے۔ رجال من التاریخ ص ۹۸

قبیلہ بنی سالم کے لوگوں کی التجا

عتبان بن مالک اور عباس بن نضلہ اپنے قبیلہ کے لوگوں کے ہمراہ عرض گزار ہوئے:

"يا رسول الله هلم إلينا إلى العدد وَالْعُدَّةِ وَالْمَنَعَةِ؛ قَالَ: " خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ " فَخَلَّوْا سَبِيلَهَا".

ترجمہ: یارسول اللہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ہمارے قبیلے کی تعداد بھی کافی ہے

اور ہمارے پاس اسلحہ اور دیگر سامان بھی بکثرت ہے اور ہم آپکے دفاع کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہے تو انھوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

جب جلوس بنو بیاضہ کے قریب ہوا

زیادہ بن لبید اور فروہ بن عمرو اپنی قوم کے ہمراہ اونٹنی کے سامنے آ گئے اور عرض گزار ہوئے:

"يا رسول الله هلم إلينا إلى العدد وَالْعُدَّةِ وَالْمَنَعَةِ؛ قَالَ: " خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ " فَخَلَّوْا سَبِيلَهَا".

ترجمہ: یارسول اللہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ہمارے قبیلے کی تعداد بھی کافی ہے اور ہمارے پاس اسلحہ اور دیگر سامان بھی بکثرت ہے اور ہم آپکے دفاع کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہے تو انھوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

بنو ساعدہ کے لوگوں کی عرض گزاری

قافلہ آگے بڑھتا جا رہا تھا جب بنو ساعدہ کا علاقہ آ گیا جہاں سعد بن عبادہ اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی:

"يا رسول الله هلم إلينا إلى العدد وَالْعُدَّةِ وَالْمَنَعَةِ؛ قَالَ: " خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ " فَخَلَّوْا سَبِيلَهَا".

ترجمہ: یارسول اللہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ہمارے قبیلے کی تعداد بھی کافی ہے اور ہمارے پاس اسلحہ اور دیگر سامان بھی بکثرت ہے اور ہم آپکے دفاع کی صلاحیت بھی

رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہے تو انھوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

جلوس بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں

حضرت عبداللہ بن رواحہ اپنے دوستوں کے اور قبیلہ کے ہمراہ حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں

"یا رسول اللہ هلم إلينا إلى العدد وَالْعُدَّةِ وَالْمَنَعَةِ؟ قَالَ: " خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ" فَخَلَّوْا سَبِيلَهَا"

ترجمہ: یارسول اللہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ہمارے قبیلے کی تعداد بھی کافی ہے اور ہمارے پاس اسلحہ اور دیگر سامان بھی بکثرت ہے اور ہم آپ کے دفاع کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہے تو انھوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 272

مدینہ کی خواتین

انصار کی خواتین بھی پیچھے نہ رہیں وہ بھی دیوانہ وار اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خاطر اپنے گھروں سے باہر آ گئیں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو لوگ راستوں پر نکل آئے مردوں اور عورتوں میں ہر کوئی یہ عرض کر رہا تھا کہ یارسول اللہ آپ ہمارے گھر تشریف لے آئیں۔

السیرۃ النبویۃ لابن کثیر جلد 2 صفحہ 268

جلوس جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہئے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"لاتدخل المدینة الا ومعک لواء"

ترجمہ: آپ کے ساتھ مدینہ منورہ داخلے کے وقت ایک جھنڈا ضرور ہونا چاہئے یہ کہ کر اپنا عمامہ کھولا اور نیزے کے ساتھ باندھ دیا اور آگے آگے چل پڑے۔

وفاء الوفاء جلد 1 صفحہ 243

یارسول اللہ کے نعرے

"فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلما ن والخدم فی الطریق ینادون یا محمد یا یارسول اللہ"

ترجمہ: تو مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خدام راستوں میں بکھر گئے اور پکارتے تھے یا محمد یارسول اللہ یا محمد یارسول اللہ۔ صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 419

یاد رہے ان پکارنے والوں میں کچھ لوگ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے اور کچھ راستوں میں بکھرے ہوئے تھے سب کے سب یا کے ساتھ ندا کر رہے تھے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اس جیسا منظر نہیں دیکھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب امام الانبیاء علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف لائے:

"فخرج اھل المدینة حتی ان العواتق لفوق البیوت یتراءینه یقلن ایھم ھو؟ ایھم ھو؟ فمارأینا منظرا شبیھا به یومئذ"

ترجمہ: اہل مدینہ باہر نکل آئے حتی کہ پردہ دار عورتیں بھی چھتوں پر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھیں اور پوچھ رہی تھیں کہ حضور کون سے ہیں؟ حضور کون سے ہیں؟ ہم نے آج تک اس جیسا منظر نہیں دیکھا۔ سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 271

آمد مصطفی مرحبا مرحبا

کے نعروں سے پوری وادی گونج اٹھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو لوگ راستوں پر نکل آئے بچے اور خدام نعرے لگا رہے تھے اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر جلد 2 صفحہ 268

اہل حبشہ کا مسرت کا اظہار

قافلہ رواں دواں ہے اتنے میں اہل حبشہ نے اپنے ہتھیاروں کے ساتھ جنگی کرتب دکھانا شروع کئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابھا فرحا بقدومہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو حبشیوں نے تلوارزنی کے ذریعے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 271

مدینہ کے بچے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ کے بچوں کے ساتھ دوڑ رہا تھا اچانک کسی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں پس ہم چلنے لگے یہاں تک کہ ہم نے

دیکھا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یار غار رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آ رہے ہیں ہم شہر کی دیوار کے پیچھے چھپ گئے پھر مدینہ کے پانچ سو لوگوں نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 271

طلع البدر علینا

"لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جعل النساء و الصبیان والولائد یقلن"

ترجمہ: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو مدینہ کی عورتیں بچے اور بچیاں یہ اشعار گاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لئے نکل آئی تھیں اور دوسری پردہ دار عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر اکٹھی ہو گئیں وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

طلع البدر علینا
من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

سبل الھدی والرشاد جلد 3 صفحہ 271

مدینہ کی بچیوں نے جب آپ کو دیکھا تو طلع البدر علینا پڑھا ہمارے پاس چودھویں رات کا چاند تشریف لایا عجیب بات ہے بشر نہ کہا قمر نہ کہا ہلال نہ کہا ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں اور قمر مطلقا چاند کو دیکھنے والے تو یہ کہیں اور جن لوگوں نے نہ دیکھا وہ اپنے جیسا کہتے ہیں جن لوگوں نے دیکھا ان سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے کیسا دیکھا۔
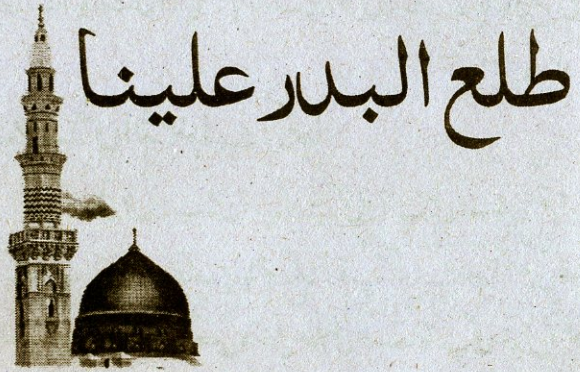
طلع البدر علینا

جنہوں نے حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا

آپ فرماتی ہیں جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی

"نظرت الیہ فاذا ھو کالقمر لیلۃ البدر"

میں نے زیارت کی تو آپکا جسم مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا۔

زرقانی علی المواہب جلد 4 ص323

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا

آپ فرماتی ہیں جب میں آپ کو لینے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے میں نے آپ کے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا تو آپ مسکرائے اور آنکھیں کھولیں اور نے دیکھا کہ فخرج من عینیہ نور حتی دخل خلال السماء آپ کی مقدس آنکھوں سے نور نکلا جس سے روشنی آسمان تک پھیلی ہوئی ہے۔

الانوار المحمدیہ ص19

جابر بن سمرہ نے دیکھا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جبہ مبارک زیب تن کیا ہوا تھا:

"فاذا ھو احسن من القمر"

ترجمہ: تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔ (اخرج الترمذی فی الشمائل صفحہ 18)

کوئی منظر حسین نہیں لگتا
اب یہ دل کہیں نہیں لگتا
چاند اچھی طرح دیکھ لیا
چاند تجھ سا حسین نہیں لگتا

ایک شاعر نے کہا

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
اس کے منہ پہ چھائیاں ہیں اور میرے آقا کا چہرہ صاف ہے

دوسرے شاعر نے عرض کیا

میں وہ شاعر نہیں جو چاند کہہ دوں ان کے چہرے کو
میں ان کے نقشِ پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

حضرت کعب بن مالک نے دیکھا

فرماتے ہیں کہ جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو خوشی کے آثار چہرہ انور پر ظاہر ہوتے تو ایسا لگتا:

"کانّہ قطعۃ قمر"

"گویا چاند کا ٹکڑا ہیں"

الخصائص الکبری جلد اول ص72

حضرت ام المومنین نے دیکھا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن نرالا تھا جو بھی دیکھتا تو اس طرح وصف بیان کرتا:

"شبهه وجهه بالقمر لیلۃ البدر"

"تو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا تھا"

زرقانی علی الموہب جلد 4 ص225

سوئی میں دھاگہ ڈالنا

"کنت اخیط الخیط فی الابرۃ حال الظلمۃ لبیاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیتی تھی۔
الخصائص الکبری جلد اول ص 156

سوئی مل گئی

آپ فرماتی ہیں کہ رات کے وقت سوئی گم ہوگئی اور تلاش کے باوجود نہ ملی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو

"فتبینت الابرۃ بشاع نور وجھہ"

ترجمہ: آپ کے چہرہ اقدس سے نکلنے والے نور کے سبب میری سوئی مل گئی۔

الخصائص الکبری جلد اول ص 156

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا

"کان ریح عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسک بابی وامی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ"

ترجمہ: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ میں نے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔

ابن عساکر جلد 1 ص 317

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دیکھا

آپ فرماتے ہیں:

"ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کا اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے مبارک کو ہر عطر و کستوری سے بڑھ کر خوشبودار پایا۔ شمائل ترمذی ص 5

میرا مصحف تے قرآن وی توں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"فنظرت الی وجھہ کانہ ورقۃ مصحف"

ترجمہ: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپکا چہرہ اقدس قرآن کے ایک ورق کی طرح پایا۔ صحیح بخاری جلد 1 ص 93

کسی صاحب دل نے کیا خوب کہا ہے

مصحفِ را ورق ورق دیدم

ہیچ سورت نہ مثلِ صورتِ اوست

میں نے قرآن کا ایک ایک صفحہ دیکھا ہے مجھے کوئی سورت آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت جیسی نظر نہ آئی۔

حضرت ابوھریرہ نے دیکھا

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے حسین چہرہ نہ دیکھا مجھے یوں لگتا تھا کہ:

"کانّ الشمس تجری فی وجھہ"

ترجمہ: گویا کہ سورج آپ کے چہرہ مبارک پہ چل رہا ہو۔ مشکوۃ ص 518

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی

جناب ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ما رایت شیئا قط احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین جچا ہی نہیں۔

مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 ص 380

حضرت حسان بن ثابت نے دیکھا

"متی یبدو فی الیل البھیم جبینہ یلوح مثل مصباح الدجی المتوقدی"

ترجمہ: جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو روشن چراغ کی طرح چمکتی ہے۔

" واحسن منک لم تر قط عینی واجمل منک لم تلد النساء"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حسین میں نے دیکھا ہی نہیں دیکھتا کہاں کسی ماں نے آپ سے زیادہ حسین جنا ہی نہیں۔

" الصبح بدا من طلعتہ واللیل دجی من وفرتہ"

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے صبح کو روشنی ملی ہے اور آپ کی سیاہ زلفوں سے رات کو تیرگی نصیب ہوئی۔

حضرت ابوبکر صدیق نے دیکھا

آپ فرماتے ہیں:

"کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدارۃ القمر"

ترجمہ: سرکار کا چہرہ مبارک چاند کی طرح گول تھا۔ الخصائص الکبری جلد اول ص 179

حضرت عمار بن یاسر نے دیکھا

آپ فرماتے ہیں کہ

"لو رائتہ رایت الشمس طالعۃ"

ترجمہ: اگر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا تو تو کہتا کہ گویا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

دارمی ص 3

ہمدانی خاتون نے دیکھا

ابو اسحاق نے اس خاتون سے پوچھا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ کا حلیہ کیسا تھا؟ تو اس صحابیہ نے فرمایا:

"کالقمر لیلۃ البدر لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ"

ترجمہ: آپکا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح تھا میں نے آپ جیسا حسین نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھا۔ الخصائص الکبری جلد اول ص 179

حضرت ھند بن ابی ہالہ نے دیکھا

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا کہ ایسے حضور کی نعت سناؤ کہ ایسا لگے میں حضور کو دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ ایسے ہی بیان کروں گا انہوں نے کہا کہ آپکا چہرہ مبارک ایسے چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔

دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد 2 ص 360

حضرت کعب بن مالک نے دیکھا

آپ فرماتے ہیں:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سرّه الامر استنار وجهه كانّه دارة القمر"

ترجمہ: جب حضور کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک ایسے چمکتا جیسے چاند کا ہالہ چمکتا ہے۔
دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد 2 ص360

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دیکھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ میں ہوتے تو دھوپ پر آپ کے چہرہ مبارک کی روشنی غالب ہوتی تھی اگر آپ چراغ کی روشنی کے سامنے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی چمک چراغ پر بھی غالب ہوتی تھی۔
شمائل کبری ص26

حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ نے دیکھا

"ان اسيد بن ابی اياس مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهه والقى يده الى صدره فكان اسيد يدخل البيت المظلم فيضيئ"

ترجمہ: کہ حضرت اسید بن ابی ایاس کے چہرہ اور سینے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا اس کے بعد وہ اندھیری کوٹھڑی میں داخل ہوتے تو وہ روشن ومنور ہو جاتی۔
حجۃ اللہ علی العالمین ص434

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا

ایک رات کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے رات کافی ہوگئی جب گھر جانے لگے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھجور کی شاخ عطا فرمائی:

"وقال انطلق به فانه سيضيئ لك من بين عشرا و من خلفك عشرا"

ترجمہ: اور فرمایا کہ اس کو لے لو یہ دس قدم تمھارے آگے دس قدم پیچھے روشنی کرتی جائے

گی۔
اسد الغابہ جلد 3 ص100

ایک صحابی نے دیکھا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے: "فنورني في اصابعي الخمس فاضان حتى كنا نجمع ما سقط من السوط والحبل واشباهها حتى ما بقي من المتاع شئ الا جمعناه"

ترجمہ: میری پانچوں انگلیوں کو روشن فرمادیا اور ایسا کہ ہم نے اپنا سامان اور گری ہوئی اشیاء مثلاً سوئی رسی وغیرہ رات کے اندھیرے میں تلاش کرلی اور کوئی چیز ہماری باقی نہ رہی۔
البدایہ والنہایہ جلد 5 ص19

اس دور کے نعت خوانوں کا بیان

مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله"

ترجمہ: آپ کا نعت خواں یہ کہتا تھا کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھا۔
ترمذی جلد 2 ص205

نعت خواں کیا کہتے تھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

"لم يصفه واصف الا شبّه وجهه بالقمر ليلة البدر"

ترجمہ: جب بھی کوئی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھتا تو یہی کہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔
دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد 2 ص360

یہ ہم نے صرف چند مثالیں دی ہیں ان لوگوں کی کہ جنہوں نے کریم آقا صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا بھی اور انما انا بشر مثلکم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ سنی ہے اس کے باوجود کسی نے نہ کہا ہم حضور کی طرح ہیں کسی صحابی کا قول نہیں دکھا سکتا کوئی کہ کسی صحابی نے یہ کہا ہو کہ میں حضور جیسا ہوں۔

تمنائے میزبانی

جس جس محلے سے جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سواری گزرتی وہاں کے باسی مہار تھام لیتے اور عرض کرتے یارسول اللہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی جواب عطا فرماتے "خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ" اونٹنی کو جانے دو یہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اونٹنی چلتے چلتے بنونجار کے محلے میں آ کر رک گئی وہاں سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان قریب تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اترے نہ تھے اونٹنی پھر چل پڑی اور چاروں طرف گھوم پھر کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر آ کر رک گئی اور بیٹھ کر گردن زمین پر رکھ دی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے جانِ جہان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے تشریف لے آنے پر سامان اٹھایا اور اپنے گھر لے آئے اب ایک بار پھر بنونجار عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ آپ ہمارے گھر تشریف لے آئیں مگر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر آدمی اپنے سامان کے پاس ٹھہرنا پسند کرتا ہے یہ فرما کر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو شرف میزبانی بخشا۔ تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 206

بنونجار کی بچیوں کا نذرانہ عقیدت

بنونجار کی ننھی منی بچیاں ہاتھوں میں دف لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے حاضر ہوئیں۔

نحن جوار من بنی النجار

یا حبذا محمد من جار

ہم بچیاں ہیں بنونجار کی کس قدر خوش نصیبی کی بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمارے ہمسائے بن گئے ہیں۔

کیا تم کو مجھ سے محبت ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں سے پوچھا کیا تم کو مجھ سے محبت ہے؟ وہ عرض کرتی ہیں جی ہاں یارسول اللہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم مجھے بھی تم سے محبت ہے۔ زرقانی جلد اول صفحہ 433

حسن ادب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ مکان دومنزلہ تھا جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نچلی منزل میں قیام فرمایا اور اوپر والی منزل حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے لئے چھوڑ دی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَكْرَهُ وَأُعْظِمُ أَنْ أَكُونَ فَوْقَكَ وَتَكُونَ تَحْتِي"

ترجمہ: میں نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ میں اوپر رہوں اور آپ نیچے رہیں اس لئے کرم فرمائیں اوپر والی منزل میں تشریف لے آئیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوایوب ہمیں نچلی منزل میں آسانی رہے گی اور ملاقات کرنے والوں کو آسانی رہے گی ابوایوب رضی اللہ عنہ اس وقت تو خاموش ہو گئے مگر رات کے وقت جب اوپر والی منزل میں گئے تو اپنی زوجہ

سے کہا ہم بھلا اوپر کس طرح رہ سکتے ہیں وہ تو اتنی عظیم ہستی ہیں وحی ان پر نازل ہوتی ہے گھر والی نے بھی موافقت کی اور کافی دیر اسی پر گفتگو کرتے رہے رات کافی گزر گئی حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ لگ گئی مگر جلد ہی آپکی آنکھ کھل گئی اور کہنے لگے نمشی فوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چل رہے ہیں وہاں سے اٹھے اور گھر والی کو جگایا اور ایک گوشے میں سمٹ کر بیٹھ گئے اسی رات پاؤں کی ٹھوکر لگنے سے پانی کا مٹکا ٹوٹ گیا اور چھت پر پانی پھیل گیا مٹی کی کچی چھت بہت پتلی سی تھی حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ پانی نیچے ٹپک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا سبب نہ بن جائے چنانچہ انھوں نے اپنا لحاف جو کہ ان کے گھر میں ایک ہی تھا پکڑا اس سے سارا پانی جذب کر لیا ساری رات اسی پریشانی میں گزری ایک لمحہ بھی سکون نہ آیا صبح ہوئی تو پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بالائی منزل پر تشریف لے آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی وجہ بیان فرمائی اور نیچے رہنے کو ترجیح دی تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہوسکا عرض گزار ہوئے یارسول اللہ خدا کی قسم جس مکان کے زیریں حصہ میں آپ تشریف فرما ہوں اس کی بالائی منزل میں ابوایوب کو ہمت نہیں ہوسکے گی بالآخر ان کے اصرار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالائی منزل میں تشریف لے گئے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ نچلے حصہ میں رہنے لگے۔

البدایہ والنہایہ جلد3 صفحہ215

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ أَبُو أَيُّوبَ الْبَصْرَةَ - وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَائِبًا عَلَيْهَا مِنْ جِهَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَخَرَجَ لَهُ ابْنُ عَبَّاس عَنْ دَارِهِ حَتّٰى أَنْزَلَهُ فِيهَا كَمَا أَنْزَلَ رسول الله صلى الله عليه وسلم فى داره. وملكه كل ما أغلق

عليها بَابُهَا وَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ أَعْطَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عِشْرِينَ أَلْفًا، وَأَرْبَعِينَ عَبْدًا"

ترجمہ: حضرت محمد بن علی بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے تو اس وقت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مولا علی رضی اللہ عنہ کے وہاں نائب تھے تو آپ اپنے گھر سے باہر آ گئے اور اپنا سارا گھر ان کے حوالے کر دیا جس طرح انھوں نے اپنا گھر رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے حوالے کیا تھا جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ واپس آنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انکو بیس ہزار نقدی اور چالیس غلام تحفہ دیئے۔

البدایۃ والنہایۃ جلد3 صفحہ216

بلغ العلی بکمالہ ۔۔۔ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ۔۔۔ صلوا علیہ وآلہ
یا صاحب الجمال ۔۔۔ و یا سید البشر
من وجہک المنیر ۔۔۔ لقد نور القمر
لا یمکن الثناء ۔۔۔ کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ ۔۔۔ توئی قصہ مختصر

طلع البدر علینا
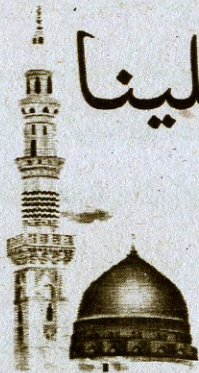
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

بھی ان بچوں میں سے تھے جو آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدت کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ شیخ عبدالحمید الکندح نقل فرماتے ہیں:

"و کم کانت فرحة انس عند ما سمع ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وصاحبه فی طریقها الی المدینه"

ترجمہ: اور کتنی خوشی کا وقت ہوگا اس وقت جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کیفیت کیا ہوتی تھی

"فکان یخرج کل یوم مع الصبیان ینتظرون الرسول صلی الله علیه وآله وسلم حتی الهاجرة ثم یعودون وقلوبهم تقتر دما حتی جاء الیوم رکضت فیه القلوب قبل الارجل للقاء العظیم"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزانہ بچوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرنے کیلئے آتے دوپہر کے وقت جب واپس جانے لگتے تو دل خون کے آنسو رو رہا ہوتا یہاں تک کہ وہ دن آیا دل پاؤں سے بھی پہلے اچھل کر زیارت کیلئے حاضر ہوگیا۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 32

آگیا وہ نور والا جسکا سارا نور ہے

"عن انس رضی الله عنه انه قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اضاء منها کل شیء"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا مدینہ منورہ کی ہر ہر چیز روشن ہوگئی تھی۔

سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کیا تحفہ دیا؟

امام شیخ حسین دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وانس تعلق بید امه التی خاضت به الجموع فشقت الصفوف فوقت امام الرسول صلی الله علیه وآله وسلم فقالت یا رسول الله ما من احد فی المدینه الا واتحفك بتحفة وانی لا اجد ما اتحفك به غیر ابنی هذا"

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضری دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس مدینہ میں اور کچھ نہیں کہ آپکو تحفہ دوں علاوہ اس بیٹے کے آپ اس کو اپنا خادم بنا لیں۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 58

تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 5

مجھے تو آج تک وہ منظر یاد ہے

"قال انس رضی الله عنه فکانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی راحلته وابو بکر ردیفه وملاء من بنی نجار حوله حتی اناخ بفناء ابی ایوب"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی طرف کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور انصار کی جماعت در جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد دیوانہ وار چل رہے ہیں یہاں تک کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں آ بیٹھی۔

سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 87

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا دعا فرمائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ استقبال کرنے آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا دعا کی ان کے واسطے امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

"فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولدولدی لیتعادون علی نحو الماءۃ الیوم"۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا اللہ انس کو مال اور اولاد زیادہ عطا فرما تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میرے پاس مال بھی بہت زیادہ ہے اور اولاد اور اولاد کی اولاد ایک سو سے زیادہ ہو چکے ہیں۔

مسلم جلد ثانی صفحہ 298

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ
اور جشن آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور کتنی راتیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے دوستوں کے ساتھ جو مہاجرین اور انصار کے بچے تھے۔ جیسے:

سعد بن عتبہ اور رافع بن خدیج اور عبداللہ بن عمر اور اسید بن ظہیر دین کے بارے میں گفتگو کرتے تھے حضرت مصعب بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت

مبارکہ بیان کرتے تھے یہ تمام بچے اسے سنا کرتے تھے:

"وعندما وصل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ھجرتہ الی المدینہ کان قلب البراء یسبق قدمیہ مستقبلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولسانہ یردد مع بنی النجار"۔

ترجمہ: اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین کی طرف استقبال کرنے کے واسطے سبقت کر گیا اور آپ بنو نجار کے ساتھ مل کر یہ اشعار پڑھنے لگے۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 58

اہل مدینہ آج تک اتنے خوش نہ ہوئے تھے

"عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ما رائت اھل المدینۃ فرحوا بشیء فرحھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ منورہ والوں کو اتنا خوش ہوتے کبھی بھی نہ دیکھا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش ہوئے۔

سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 74

حضرت سعد بن حطبہ رضی اللہ عنہ

جب اسلام مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو ایک ایک گھر میں داخل ہوا جس نے سب کو نیک بختی عطا کی ان میں بچے جوان اور بوڑھے سب شامل تھے ان بچوں میں ایک حضرت سعد بن حبطہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

اسلام کی محبت کیسے آئی

انکی امی جان بہت نیک خاتون تھیں انھوں نے ان کو سعادت مندی کی راہ پر چلایا اور کتنی راتیں انکی والدہ ان کے سامنے اس دین مبارک کو بیان کرتی تھیں اور جاہلیت کی ظلمت کو بیان کرتی تھیں اور بتوں کی برائی بیان کرتی تھیں اور اسلام کی خوبیاں بیان کرتی تھیں کاش کہ ہماری مائیں اور بہنیں بھی اپنے بچوں کو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا درس دیں تا کہ بچے سچے عاشق بنیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں نے کیسے سکھائی؟

"وکم وضعت راس الصغیر علی فخذھا وھی تنقل له اوصاف النبی صلی الله علیه وسلم"

ترجمہ: اور کتنی راتیں ایسی تھیں کہ حضرت سعد بن حبتہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا آپکا سر اپنی گود میں رکھ لیتیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سنایا کرتی تھیں۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 71

استقبال

"وجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم واستقبله سعد بن حبتة مع الاطفال هو یردد"

" جئت شرفت المدینه مرحبا یا خیر داع"

ترجمہ: اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 71

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کتنی بار بیٹھے؟

"قال جابر رضی الله عنه جالست النبی صلی الله علیه وسلم اکثر من مائة مرة"

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا ہوں۔

الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد اول صفحہ 212

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کتنی نمازیں ادا کیں؟

"قال جابر بن سمرہ رضی الله عنه صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر من الفی مرة"

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ حسین ہیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ جبہ مبارک زیب تن کیا ہوا تھا۔

"فاذاھو احسن من القمر"

ترجمہ: تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔

اخرج الترمذی فی الشمائل صفحہ 18

جشن آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

"فقام جابر رضی الله عنه مع غلمان یرکضون یستقبلون رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح خدی احدهم

واحدا واحدا فتقدم فمسح بیده خدیه فوجد جابر لیدیه ریحا کانها اخرجت من جئونة عطار"

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی بچوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے آئے تھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ مبارک پھیر رہے تھے حضرت جابر بھی آگے بڑھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رخسار پر بھی ہاتھ مبارک پھیرا تو حضرت جابر فرماتے ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک اتنا خشبودار تھا جیسے ابھی عطار کی صندوقچی سے نکالا ہو۔

رواہ مسلم

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 77

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے بیعت عقبہ کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ سواری پر پیچھے بٹھا کر لے گئے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اسی وقت ایمان ان کے دل میں جاگزیں ہوگیا۔

دوسری بار زیارت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے حضرت جابر رضی اللہ عنہ دوسری بار زیارت واستقبال کرنے حاضر ہوئے:

"فامرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون دائما قریبا منه یربت علی کتفیه الصغیرتین یلامس وجهه بکل رقة وحنان"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ہمیشہ وہ میرے ساتھ رہیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار ومحبت کے ساتھ ان کے چھوٹے چھوٹے کندھوں پر اپنے مبارک ہاتھ رکھے اور سگے باپ جیسی شفقت عطا فرمائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ "طلع البدر علینا من ثنیة الوداع" کا دلنواز سہرا پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ کے بچوں کے ساتھ واپس آئے۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 88

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

آپکی والدہ والد اور چچا ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے یہ اور ان کے بھائی حبشہ میں پیدا ہوئے انکے والد اور چچا حبشہ میں وصال فرما گئے انکی والدہ انکو لیکر مدینہ منورہ آئیں۔

ماں ایسی ہو

جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تو ماں یوں تسلی دیتی تھیں:

"فرجعت ام جمیل الی المدینه المنورة بابنیها محمد والحارث وکم جلست اللیالی الطوال ساهرة مع ولدیها تصف لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وتبشرهم بروئیة رسول الله صلی الله علیه وسلم عند الوصول الی المدینة"

ترجمہ: جب حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا اپنے بچوں محمد و... مدینہ منورہ پہنچیں تو انکو کتنی راتیں انتظار میں گزارنی پڑیں روزانہ ... صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سنایا کرتی تھیں اور روزانہ ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائیں گے تو دیدار کریں گے پھر وہ وقت آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور محمد بن حاطب کی ماں لیکر ان کو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ آئیں۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 143

لعاب پاک کی برکت

حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا ایک دن کھانا بنا رہی تھیں اپنے بچوں کے پاس اچانک سالن والی ہنڈیا ہاتھ سے چھوٹ گئی حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر گر گئی اور جلد جل کر اتر گئی:

''وصرخ الطفل وصرخت ام جميل مذعورة فحملته راكضة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم احترقت يدا ابنى محمد اول من سمى باسمک اخذ صلى الله عليه وسلم الغلام فا جلسه فى حجره فمسح على راسه وخديه فنظر الى يده فتفل عليها وقال اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافى فو الله ما قام الغلام من حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ويده صحيحة ليس فيها ضرر وكان النار لم تمسها ببركة رسول الله صلى الله عليه وسلم''

ترجمہ: بچے کی چیخ نکل گئی اور ماں بھی روتی ہوئی اور گھبراہٹ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی یارسول اللہ یہ محمد ہے سب سے پہلا بچہ ہے جسکا نام محمد رکھا گیا ہے اس کے ہاتھ جل گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا اس کے سر پر اور رخساروں پر ہاتھ مبارک پھیرا اور لعاب مبارک لگایا اور کہا اے اللہ اس مرض کو دور فرما شفا عطا فرما تو شفا عطا کرنے والا ہے پس اللہ کی قسم [illegible] سے کھڑا ہوا تو ہاتھ بلکل ٹھیک تھا کوئی تکلیف نہ تھی گویا کہ آگ

لگی ہی نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے شفاء کاملہ مل گئی۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 144

محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہم

حضرت انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ بھی ان صحابہ کرام رضوان اللہ " علیہم اجمعین " میں شامل ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے آئے تھے اور طلع البدر علينا من ثنية الوداع پڑھ رہے تھے۔

تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 58

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے
نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

محمد بن انس دو ہفتے کے تھے استقبال کرنے آئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے سے بچے کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے مدینہ منورہ تشریف لانے سے دو ہفتے پہلے یہ بچہ پیدا ہوا ہے میرے لیئے دو خوشیاں جمع ہوگئیں ہیں ایک آپکے تشریف لانے کی اور دوسری اس بچے کے پیدا ہونے کی تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور فرمایا کیا اس کا نام رکھا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آقا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اس کا نام محمد رکھ دو۔

ہاتھ مبارک کی برکت

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ میرے والد کے سر کے سارے بال سفید ہو گئے تھے علاوہ ان بالوں کے جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا وہ بال سیاہ رات کی طرح کالے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 151

حضرت المسور بن مخرمہ القرشی رضی اللہ عنہ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تھے

۔حضرت المسور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو بہت خوش ہوتا اور مجھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھ کر خوش ہوتے اور دعا دیتے تو میرے والد یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔

میری تمنا

"وکان المسور یخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یتمنی ان یکون اکبر من ذلك لیحمل السیف ویحمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی من نسمات الھوا۔"

ترجمہ: حضرت المسور رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے اور تمنا کرتے تھے کہ کاش میں بڑا ہوتا تو میں بھی تلوار اٹھاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتا یہاں تک کہ تیز ہوا کے جھونکے بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ آنے دیتا۔

کوئی تو مجھے خبر دیتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس غزوہ میں بھی تشریف لے گئے حضرت المسور رضی اللہ عنہ کو رات کو سکون نہیں آتا تھا دن کے وقت:

"یسال عن اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: صحابہ کے بچوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں معلوم کرتے تھے۔

مجھے آج تک یاد ہے

حضرت المسور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا ایک دن وضو فرما رہے تھے کندھے سے کپڑا اٹھایا تو مہر نبوت شریف ظاہر ہو گئی ایک یہودی آیا اس نے مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے کپڑا اٹھاؤ تو میں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کپڑا مبارک اوپر کر دیا تو یہودی نے مہر نبوت شریف کی زیارت کر لی تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف توجہ فرمائی اور پانی کا چلو میرے چہرے پر چھڑک دیا۔

جشن آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

"وکم کانت فرحتہ عظیمۃ عندما یسمع برجوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج مع اترابہ یستقبلون الرسول صلی اللہ علیہ وسلم علی اطراف المدینہ فیفرح بھم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ویمسح علی رووسھم ویربت علی اکتافھم ویدعولھم"

ترجمہ: اور کتنی خوشی حاصل ہوئی ہوگی جب یہ سنا ہوگا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں یہ سنتے ہی اپنے دوستوں کے مدینہ منورہ کے باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

استقبال کرنے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور انکے سروں اور کندھوں پر ہاتھ مبارک پھیر رہے تھے اور بچے "طلع البدر علینا" گنگنا رہے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 156

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بچے تھے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک تشریف لے گئے تھے آپ اور آپ کے دوستوں کو کام یہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کی تیاری کرنے کا آپ خود فرماتے ہیں:

" رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوہ تبوک فخرجت انا وصبیة من المدینة نتسابق للوصول الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فاذا وصلناہ اخذنا بحضنہ الشریف فمسح علی رووسنا وظھورنا ودعالنا بالبرکة"

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو میں اور دوست مدینہ منورہ سے باہر نکل آئے اور ہم نے باہم مقابلہ کیا کہ کون پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچتا ہے پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم سب نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت پکڑ لیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کے سروں پر اور کمروں پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ ۹۵

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ مجھے آج تک یاد ہے

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے تھے اسوقت ایک قصہ سنایا

کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے آج تک یاد ہے:

"وھو یقول لا انسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جآء الی دارنا فقام الی بئر فی دارنا فاخرج دلوا من الماء فمج مجة فی وجھی"

ترجمہ: فرماتے تھے کہ مجھے آج تک نہیں بھولا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے گھر میں ایک کنواں تھا ایک ڈول پانی کا نکالا اور اس میں سے کلی فرمائی اور پانی میرے منہ پر ڈال دیا۔

ہر بار استقبال کرنے حاضر ہوتے

"فقد کان محمود رضی اللہ عنہ من الاطفال الذین یر کضون لیستقبلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیحضنھم ویضمھم"

ترجمہ: حضرت محمود رضی اللہ عنہ ان بچوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے دوڑتے ہوئے آتے تھے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اقدس سے چمٹ جاتے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 234

عتبہ بن عبد اللہ السلمی رضی اللہ عنہ

حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما ہجرت سے سات سال قبل پیدا ہوئے:

"وکم کان اللیل طویلا علی الطفل تمنی ان یطلع الفجر سریعا فقد حرم النوم عینیه وفی الصباح قلبه یسبق قدمیه وقلبه یرتجف وقف عتبه امام النبی صلی الله علیه وسلم فاطمان قلبه فبسط یده الصغیرة فی کف الرسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ الرسول الله صلی الله علیه وسلم ید عتبه الصغیرة بکل حنان

وحب فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمك ؛ فقال عتلة یا رسول اللہ

فقال صلی اللہ علیہ وسلم بل انت عتبہ"

ترجمہ: اور کتنی راتیں اس بچے پر طویل ہو گئیں تھیں یہ تمنا کرتے کاش کہ فجر جلدی طلوع ہو نیند تو انکی آنکھوں کے قریب ہی نہ آتی تھی صبح کے وقت دل انکا قدموں سے بھی پہلے سبقت کرتا تھا اور دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی سامنے رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپکا نام کیا ہے؟ تو عرض کیا کہ میرا نام عتلة ہے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ آپکا نام عتبہ ہے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 248

مدینہ منورہ کا حسین ترین دن

روی ابن ابی خیثمہ رضی اللہ عنہ:

"قال شهدت يوم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فلم اريوما احسن منه ولا اضواء"

ترجمہ: حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند فرماتے ہیں کہ جس دن جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے آج تک ایسا دن نہیں دیکھا جو اس روز سعید سے زیادہ حسین ہو یا زیادہ روشن ہو۔ سبل الهدی والرشاد جلد 3 صفحہ 386

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ تشریف لانا آج بھی یاد ہے

قالت ام زید بن ثابت رضی اللہ عنہم:

"فكانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قدم وصلی بهم فی ذلک المسجد وبناه"

ترجمہ: حضرت ام زید بن ثابت رضی اللہ عنہم فرماتی ہیں گویا کہ میں ابھی بھی دیکھ رہی ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نماز پڑھائی۔ سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 88

کھجور کے درخت پر نعرے لگانا

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قباء میں آمد ہوئی تو وہاں سے ایک شخص آیا اور ہمیں اس واقعہ کی اطلاع دی میں اس وقت کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا اور کوئی کام کر رہا تھا میں نے جب سنا تو خوشی سے اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا بے اختیار نعرہ تکبیر بلند کیا میری پھوپھی جان نیچے بیٹھی تھیں میرا نعرہ سن کر اس نے کہا کہ:

"لو كنت سمعت بموسى بن عمران ما زدت"

ترجمہ: اگر تم کو حضرت موسی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنائی جاتی تو تم اتنا زور سے نعرہ نہ لگا سکتے میں نے کہا کہ پھوپھی جان خدا کی قسم یہ بھی موسی بن عمران علیہ السلام کے بھائی ہیں ان کے دین پر ہیں اور وہی لیکر آئے ہیں جو موسی بن عمران علیہ السلام لیکر آئے تھے پھوپھی نے کہا یہ وہی ہیں جنکی ہم کو خوشخبری دی جاتی رہی ہے؟ میں نے کہا کہ بے شک یہ وہی ہیں، پھوپھی نے کہا پھر تو بہت اچھی بات ہے میں اسی وقت کھجور سے نیچے اترا اسیدھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خاطر قباء حاضر ہوا میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میرے دل نے کہا ایسا روشن چہرہ کاذب کا نہیں ہو سکتا۔

دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ثانی صفحہ 530

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

"جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول اللہ ہیں اور آپ حق لے کر آئے ہیں۔

دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ثانی صفحہ 530

احد پہاڑ بھی آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرتا تھا

اس دنیا میں بہت پہاڑ ہیں لیکن جو عظمت و بزرگی اس کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی یہ مقدس متبرک پہاڑ مدینہ منورہ کے شمال میں واقع ہے یہ بات تو مسلم ہے کہ انسان کو کوئی منظر اچھا لگے اور وہ اس سے محبت کرے لیکن یہ عجیب بات ہے جماد انسان سے محبت کرے کیونکہ پتھر کو نطق و زبان حاصل نہیں اللہ تعالی نے پتھر میں بھی ادراک پیدا فرما رکھا ہے اور جبل احد کے ادراک کا حصہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھی نواز رکھا ہے جیسا کہ اس کی محبت رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں تھی۔

یہ ہم سے محبت کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ھذا جبل یحبنا و نحبہ"

ترجمہ: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد 4 صفحہ 243

یہ جنت جائے گا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر سے واپس آرہے تھے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک جیسے ہی جبل احد پر پڑی تو ارشاد فرمایا:

"احد یحبنا و نحبہ وھو علی علی باب الجنۃ"

ترجمہ: یہ احد ہمارا محب ہے اور محبوب بھی ہے بے ہی شک یہ جنت کے دو دروازں میں سے ایک پر ہوگا۔ الروض الانف جلد 5 صفحہ 449

جب بھی احد پر نظر پڑتی تو یہی فرماتے

"عن ابی قلابہ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء من سفر فبدا لہ احد قال ھذا جبل یحبنا و نحبہ"

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جیسے ہی احد پہاڑ سامنے آتا تو یہی فرماتے یہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ وفاء الوفاء جلد 3 صفحہ 106

یہ خوش ہوتا تھا

علامہ سہیلی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

"کان یبشرہ اذا راٰہ عند القدوم من اسفارہ بالقرب من اھلہ ولقاءھم وذلك فعل المحب"

ترجمہ: یہ زبان حال سے خوشی کرتا تھا کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے قریب آتے تو یہ گویا اظہار خوشی کرتا تھا اور ایک محب کا یہی کام ہوتا ہے۔

الروض الانف جلد صفحہ 449

احد کو محبت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا انعام

یہ جنت میں بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا علامہ سہیلی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

"فخص بین الجبال بان یکون معہ فی الجنۃ اذا بست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا"

ترجمہ: احد پہاڑ کی خصوصیت ہے جس دن دوسرے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوچکے ہوں گے یہ اس دن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

الروض الانف جلد 5 صفحہ 450

احد کا آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر جھومنا

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابو بکر وعمر وعثمان فرجف بھم فضربہ برجلہ قال اثبت احد فما علیک الانبی او صدیق او شھیدان"

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے ان کے ساتھ ابوبکر صدیق فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنھم بھی تھے پہاڑ لرزنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر ارشاد فرمایا اے احد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شھید موجود ہیں۔

بخاری باب مناقب عمر بن خطاب جلد 5 صفحہ 11 مطبوعہ دار طرق النجاۃ

جبل احد کی عظمت

حضرت خواجہ بدر الاسلام صدیقی دامت برکاتھم العالیہ حضرت مولانا مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں جبل احد کی عظمتیں، رفعتیں اور فضائل ومناقب مسلم ہیں حال ہی میں اس کی عظمت کا ایک اور منفرد پہلو منکشف ہوا ہے جب خلا سے اس کی تصویر لی گئی تو نتیجہ سامنے آیا کہ گویا اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے جبل احد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کندن ہوگیا ہے۔

سید الشھد آء صفحہ 78

پہاڑ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتے تھے

ابتدائے اسلام میں کافر سخت دشمن تھے ایک بار آپ تشریف لئے جارہے تھے راہ میں ایک پہاڑ پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا پہاڑ سے آواز آئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر تشریف نہ لائیں مجھ پر امن کی جگہ نہیں مجھے خوف ہے کہ اگر کفار نے آپ کو تکلیف دی اور آپ مجھ پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالی مجھ پر وہ عذاب نازل فرمائے گا کہ کبھی نازل نہ کیا ہوگا سامنے سے ایک پہاڑ نے عرض کی "الیّ یا رسول اللہ"، میری طرف تشریف لے آئیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف لے گئے۔

شرح الزرقانی جلد 6 ص 512

یہ پہاڑ کیسے جانتے تھے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مامن شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس"

ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں کہ مجھے نہ جانتی سوائے بے ایمان جن اور آدمیوں کے۔

المجم الکبیر جلد 22 ص 262

ثابت ہوا کہ ہر چیز کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی تھی اور یہی وجہ ہے کہ پہاڑ اور درخت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔

محبت کے اظہار کے لئے الفاظ اور طریقے سیکھے نہیں جاتے

شیخ عبدالحمید الکندرح نقل فرماتے ہیں۔ یہ کلام:

"طلع البدر علینا من ثنیة الوداع هذا النشید الذی لم یولفه شاعر"

ترجمہ: "کسی شاعر کا لکھا ہوا نہیں۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 248

فائدہ

محبت ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے اظہار کا طریقہ سیکھا نہیں جاتا ہر ایک جاندار محبت کرتا ہے اور اس کے اظہار کا طریقہ کسی سے سیکھتا نہیں جہاں محبت ہو گی اظہار کا طریقہ خود ہی آجاتا ہے آپ گائے بکری کو دیکھ لیں اونٹ اور اس کے علاوہ کتنے جانور تھے جو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تھے اور کیسے آداب بجالاتے تھے یعفور دراز گوش کو کس نے محبت کے اظہار کا طریقہ سکھایا تھا وہ بچھڑا جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تھا جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کھیلتا اور اچھلتا رہتا جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو سکون کے ساتھ کھڑا ہو جاتا جانور آ کر سجدہ کرتے اور وحشی جانور جو کسی کو نہ جانتے تھے وہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن جھکا لیتے تھے۔
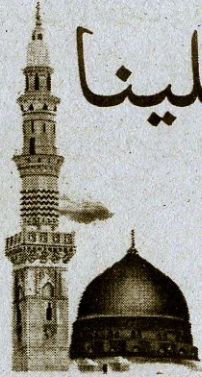
طلع البدر علینا

تبوک سے واپسی پر

جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

تبوک سے واپسی پر جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لانے لگے تو میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک استقبال کرنے آیا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تو مدینہ کی عورتیں بچے اور بچیاں یہ اشعار گاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لئے نکل آئی تھیں اور دوسری پردہ دار عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر اکٹھی ہوگئیں وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

طلع البدر علینا　　من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا　　ما دعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

صحیح بخاری حدیث نمبر 442

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے
نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

مسجد نبوی شریف میں جشن آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر نہ جاتے تھے پہلے اللہ کے گھر مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو نفل ادا کرتے اس بھی مسجد آئے اور دو رکعت ادا کئے تو آقا صلی

اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے اجازت ہو تو عرض کروں؟ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قل لا یفضض اللہ فاك"

ترجمہ: سناؤ اللہ تعالی آپکا منہ سلامت رکھے، آپ نے ایک عظیم الشان قصیدہ اس محفل میں پڑھ کر سنایا جس کی صدارت، صدر بزم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس کے سامعین صحابہ کرام کی نوری جماعت تھی اور اس محفل کا انعقاد مسجد نبوی میں ہوا اس قصیدہ کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کرام کیسے محبوب دوجہاں کی ثناخوانی کرتے تھے اور کس عزت واحترام کے ساتھ آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے تھے۔

"من قبلھا طبت فی الظلال وفی مستودع حیث یخصف الورق وردت نار الخلیل مکتتما فی صلبہ انت کیف تحترق وانت لما ولدت اشرقت ا لارض فضاءت بنورك نحن فی ذلك الضیاء االافق نور وسبل الرشاد نخترق"

ترجمہ: دنیا میں آنے سے پہلے آپ سائے میں اور اس امانت گاہ میں تھے جہاں پتے لپیٹے گئے تھے یعنی آپ جنت میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراھیم علیہ السلام کی پشت میں جلوہ گر ہوئے تو آگ ان کو کیسے جلا سکتی تھی اور جب آپکا میلاد شریف ہوا تو آپکے نور سے زمین و آسمان جگمگا اٹھے چنانچہ ہم اب اسی نور میں ہیں اسی روشنی میں ھدایت کے راستوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سبل الھدی والرشاد جلد 5 صفحہ 469

نصابِ حسن درحدِ کمال است
زکاتم دہ کہ مسکین و فقیرم

ترجمہ: یارسول اللہ آپ کے پاس حسن کا نصاب مکمل ہے مجھے زکوۃ دیں کہ میں فقیرو مسکین ہوں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے شربت دیدار سے مشرف فرمائیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں کیا گیا؟

امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

" ان الملائکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جبھتہ"

ترجمہ: فرشتوں کو حکم اس لئے دیا گیا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ان کی پیشانی مبارک میں چمک رہا تھا۔ جواہر البحار جلد 2 صفحہ 13

نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہند میں

مولوی صدیق حسن بھوپالی جو کہ غیر مقلدین کے امام ہیں نے نقل کیا:

" کانت لآسم ارض الھند منھبطا وفیہ نور رسول اللہ مشغول"

ترجمہ: آدم علیہ السلام ہند کی زمین پر اترے تو ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک شعلہ زن تھا۔ حج الکرامہ فی آثار القیامہ ص 14

فائدہ

اس خطہ پاک وہند کو یہ شرف حاصل ہے کہ عالم بالا سے نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اس علاقہ میں ہوئی ان لوگوں کو بھی غور کرنا چاہیے جو اس بات پر مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور نہیں ہیں یہ ان کا امام ہے جسکا یہ بیان ہے

کہ نور شریف نے ہند کو شرف عطا کیا۔

شیطان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک نظر نہ آیا

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ سیدی علی وفا رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

"لو ابصر الشیطان طلعۃ نورہ فی وجہ آدم کان اول من سجد"

ترجمہ: اگر شیطان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک دیکھ لیتا جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں چمک رہا تھا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے میں سب سے آگے ہوتا۔ زرقانی جلد اول صفحہ 64

اور آج تک نظر نہیں آیا اگر اس کو نظر آجاتا تو انکار کبھی نہ کرتا یا تو شیطان کو نور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آتا یا پھر اس کے تعلق والوں کو نظر نہیں آتا اس لئے ضروری ہے شیطان سے تعلق ختم کیا جائے تا کہ انسان نورِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان سکے اور مان بھی سکے۔

اگر نمرود بھی نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو؟

"ولو رای نمرود نور جمالہ عبد الجلیل مع الخلیل ولا عند"

ترجمہ: اور اگر نمرود لعین بھی حضرت ابراھیم خلیل علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیتا حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ساتھ رب تعالی کی عبادت میں مصروف ہوجاتا دشمن نہ بنتا۔ زرقانی جلد اول صفحہ 64

محمود ہاتھی کا نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنا

جب ابرھہ کعبہ پر حملہ کرنے آیا تو اس کا ہاتھی محمود جب حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو: "برک کما یبرک البعیر وخر ساجدا"

ترجمہ: اونٹ کی طرح بیٹھ گیا اور آپکو سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے بولنے کی طاقت عطا فرمائی تو عرض کرنے لگا:

"السلام علی النور الذی فی ظهرك یا عبد المطلب"

ترجمہ: سلام ہو اس نور پر جو عبد المطلب آپکی پشت میں ہے۔

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 88

درخت کا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنا

جب آقا صلی اللہ علیہ السلام شام جا رہے تھے راستہ میں ایک جگہ رکے سارے لوگ سایہ میں بیٹھ گئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف فرما ہوئے، فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا:

"انظروا الی فیئ الشجرة مال الیه"

ترجمہ: وہ دیکھو درخت کا سایہ انکی طرف جھکتا ہے۔

الخصائص الکبریٰ باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱/ ۸۳)

بکری بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتی تھی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب تک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف رکھتے وہ خاموش بیٹھی رہتی نہ ہلتی جلتی نہ آتی جاتی اور جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تو اچھلنا کودنا شروع کر دیتی تھی۔

بہجۃ المحافل جلد 2 ص 224

بچھڑا بھی کیسے استقبال کرتا ہے

حضرت امام ابو نعیم نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک

بچھڑا تھا۔

"قفز ولعب اوذا احس برسول الله صلى الله عليه وسلم ربض"

ترجمہ: وہ کھیلتا رہتا تھا جب محسوس کرتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں تو سکون کے ساتھ کھڑا ہو جاتا۔

دلائل النبوۃ ص 226

شجر و حجر کیسے استقبال کرتے تھے

"عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم بمکة فخرجنا فی بعض نواحیها فما استقبله جبل او ولا حجر الا و یقول السلام علیك یا رسول الله"

ترجمہ: حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کے کسی نواح میں گیا تو جو بھی پہاڑ یا درخت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرتا تو اس طرح عرض کرتا۔ "السلام علیك یا رسول الله"

ترمذی جلد 2 ص 681

اونٹ سجدہ میں گر گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا نبی اللہ ہمارے دو اونٹ ہیں اور وہ بے قابو ہو گئے ہیں کسی کے قابو نہیں آتے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے قریب تشریف لے گئے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تکلیف دیں گے جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر دستک دی تو وہ ہوا کی طرح دوڑتے ہوئے آئے:

"فلما انفرج الباب ونظرا الی نبی الله صلی الله علیه وسلم برکا ثم سجدا"

ترجمہ: جب دروازہ کھلا تو سامنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو فوراً گھٹنے ٹیک کر سجدہ میں گر گئے۔ دلائل النبوۃ ص229

سبحان اللہ عزوجل ان جانوروں کو کس نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آداب سکھائے تھے ثابت ہوا جانور اپنے مالک کو پہچاننا چھوڑ دیں یہ ہو سکتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں چاہے جس حال میں ہوں کتنے جانور ہیں جو بھوک دینے پر مالک کو تو پہچاننا چھوڑ دیا کرتے تھے مگر اس حالت میں بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کیا کرتے تھے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو کہ ادبِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آئی تو جانوروں نے بھی اختلاف نہیں کیا آج مسلمان ہونے کا مدعی اختلاف کرتا ہے تو ادبِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

شجر وحجر استقبال کرتے وقت سلام کیسے عرض کرتے؟

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے جب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کہیں بھی تشریف لے جاتے کسی گھاٹی میں یا وادی میں تو جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزر ہوتا تو عرض کرتا۔

"الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ" سیرتِ حلبیہ جلد ا ص320

طلع البدر علینا
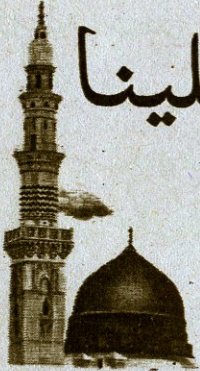
معراج کی رات استقبال

شب اسرای کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

اللہ تعالی نے دعوت دی

امام شیخ حسین الدیار بکری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں حضرت جرائیل علیہ السلام پچاس ہزار فرشتوں کے ہمراہ جو تسبیح کرتے آئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلیں اللہ تعالی نے آپکو بلایا ہے۔ تاریخ الخمیس جلد 2 ص 570

آج عزت دینے کی رات ہے (علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں)

"قال علیه السلام (فقمت الى جبريل فقلت أخى جبريل مالك فقال يا محمد ان ربى تعالى بعثنى إليك أمرنى ان آتيه بك فى هذه الليلة بكرامة لم يكرم بها أحد قبلك ولا يكرم بها أحد بعدك فانك تريد ان تكلم ربك وتنظر اليه وترى فى هذه الليلة من عجائب ربك وعظمته وقدرته."

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل امین آئے تو میں ان کی طرف اٹھ کر بیٹھا میں نے کہا کہ اے جبریل کیا ہوا آپکو؟ تو جبریل امین نے کہا کہ یارسول اللہ بے شک میرے رب نے مجھے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کو لیکر آؤں اس رات میں ایسی عزت آپکو دی جائے گی جو آج تک نہ کسی کو دی گئی ہے اور نہ آج کے بعد کسی کو دی جائے گی آپ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے رب کا دیدار بھی کریں اور اس سے کلام بھی کریں اور اس رات میں اپنے رب کے عجائبات بھی دیکھیں اور اس کی عظمۃ وقدرت بھی دیکھیں۔

روح البیان سورۃ اسراء آیہ نمبرا

معراج کی تیاری

جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ وضو فرمالیں میں سلسبیل کا پانی لایا ہوں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نے وضو فرمایا۔

وضو کا پانی کہاں گیا؟

جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمالیا تو اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ یہ پانی میکائیل کو دے دو ان سے پھر عزرائیل کو ملا پھر اسرافیل کو ان سے رضوان جنت کو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ یہ پانی حوران جنت اپنے منہ پر مل لیں جب انہوں نے ملا۔

"فازددن نورا وحسنا"

ترجمہ: تو انکے نور اور حسن میں اضافہ ہو گیا۔

عمامہ نور کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کا عمامہ پیش کیا گیا تو جبرئیل امین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ عمامہ رضوان جنت اور اس کے چالیس ہزار فرشتے لیکر حاضر ہوئے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق سے بھی پہلے اس عمامہ کے مالک یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتے درود پڑھتے تھے۔ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں۔

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

جلوس جھنڈوں کے ساتھ

اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو حکم دیا ھدائت کا جھنڈا پکڑو اور ستر ہزار فرشتے ساتھ لو اور میرے محبوب کے گھر حاضر ہو جاؤ پھر اللہ تعالی نے میکائیل کو حکم دیا کہ تم قبولیت کا

جھنڈا پکڑو اور ستر ہزار فرشتے ساتھ لو اور جبرئیل امین کے ساتھ جاؤ۔

نزہۃ المجالس ص 198

براق حاضر کیا گیا

ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا:

"أمحمد تفعل هذا الا تستحيين يا براق فوالله ما ركبك خلق قط اكرم على الله منه۔"

ترجمہ: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی، اے براق! تجھے شرم نہیں آتی۔ ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ "فارفض عرقا"۔ بس براق کو پسینہ آ گیا۔

سنن الترمذی ابواب التفسیر باب سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۴۲ دار الفکر بیروت ۵/ ۹۰)

براق کیوں بھیجا؟

حافظ ابن کثیر نقل کرتے ہیں:

"رَكِبَ الْبُرَاقَ رِفْعَةً لَهُ وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا۔"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہوئے یہ براق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی خاطر لایا گیا۔ البدائیہ والنہایہ جلد 3 ص 120

جبرئیل امین علیہ السلام نے براق کو باندھا

حافظ ابن کثیر نقل کرتے ہیں:

"فَلَمَّا جَاءَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ رَبَطَهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي كَانَتْ تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ۔"

ترجمہ: پھر جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل امین علیہ السلام نے براق کو باندھا اس جگہ جہاں انبیاء کرام علیہم السلام باندھا کرتے تھے۔ البدائیہ والنہایہ جلد 3 ص 120

انبیاء کرام علیہم السلام کو کیوں بلایا گیا؟

حافظ ابن کثیر نقل کرتے ہیں:

"ثُمَّ هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هَبَطُوا مَعَهُ تَكْرِيمًا لَهُ وَتَعْظِيمًا"

ترجمہ: پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس شریف پہنچے تو انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی تعظیم وتکریم کی خاطر وہاں جمع ہوئے۔ البدائیہ والنہایہ جلد 3 ص 123

آسمانوں میں استقبال

"وَكُلَّمَا جَاءَ سَمَاءً تَلَقَّتْهُ مِنْهَا مُقَرَّبُوهَا وَمَنْ فِيهَا مِنْ أَكَابِرِ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ۔"

ترجمہ: جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر تشریف لے گئے اس کے مقربین اور اکابر فرشتے اور انبیاء کرام علیہم السلام نے آپکا استقبال کیا۔ البدائیہ والنہایہ جلد 3 ص 123

آسمان والے خوشیاں منا رہے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم آسمان پر پہنچے تو:

"فمرحبا به وأهلا فيستبشر به أهل السماء"

ترجمہ: تو سارے آسمان والے مرحبا اور خوش آمدید کہنے لگے اور سارے خوشیاں منانے لگے۔ تفسیر طبری سورۃ اسراء آیہ نمبرا

سب مسکرا رہے تھے

"فَقَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَسلم لجبریل: مَا لی لم آتِ علی أھل سَمَاء إِلَّا رحبوا بِی وَضَحِکُوا إِلَیّ غیر رجل وَاحِد سلمت عَلَیۡہِ فَرد عَلیّ السَّلَام ورحب بِی وَلم یضحك إِلَیّ قَالَ: ذَاك مَالك خَازِن النَّار لم یضحك مُنذُ خلق وَلَو ضحك لأحد لضحك إِلَیۡك."

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے سوال کیا کہ اے جبریل سارے آسمان والے مجھے خوش آمدید کہ رہے ہیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں سوائے ایک فرشتے کے کہ اس کو میں نے سلام کیا اس نے جواب دیا اور مجھے مرحبا کہا اور مسکرایا نہیں؟ جبریل امین نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ داروغہ جھنم ہے جب سے پیدا ہوا ہے آج تک یہ مسکرایا نہیں اگر مسکراتا ہوتا یارسول اللہ آپ کی طرف دیکھ کر ضرور مسکراتا۔

تفسیر در منثور سورۃ اسراء آیہ نمبرا

السلام علیک یا اول

"سار مَا شَاءَ اللہ أَن یسیر فَلَقِیَہُ خلق من خلق اللہ فَقَالُوا: السَّلَام عَلَیۡك یَا أول السَّلَام عَلَیۡك یَا آخر السَّلَام عَلَیۡك یَا حاشر فَقَالَ لَہُ جِبۡرِیل عَلَیۡہِ السَّلَام: ارْدُدِ السَّلَام فرد السَّلَام"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم چلتے رہے جتنا اللہ تعالی نے چاہا اللہ تعالی کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ملی انہوں نے مجھے یوں سلام عرض کیا السَّلَام عَلَیۡک یا اول السَّلَام عَلَیۡک یا آخر السَّلَام عَلَیۡک یا حاشر

اے اول آپ پر سلام ہو اے آخر آپ پر سلام ہو اے حاشر آپ پر سلام ہو تو

جبریل امین نے عرض کیا یارسول اللہ ان کو سلام کا جواب عطا فرما دیں تو میں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔

تفسیر در منثور سورۃ اسراء آیہ نمبرا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

حضرت آدم علیہ السلام

"إِذَا فِیھَا آدَمُ فَقَالَ: ھَذَا أَبُوكَ آدَمُ، فَسَلِّمۡ عَلَیۡہِ فَسَلَّمۡت عَلَیۡہِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرۡحَبًا بِالِابۡنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے آسمان میں پہنچا تو وہاں آدم علیہ السلام تھے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کے باپ حضرت آدم ہیں آپ انکو سلام کریں تو میں نے سلام کیا انھوں نے جواب دیا پھر کہا کہ مرحبا صالح بیٹے اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت عیسی و یحیی علیہما السلام

"إِذَا یَحۡیَی وَعِیسَی وَھُمَا ابۡنَا خَالَۃٍ. قَالَ ھَذَا یَحۡیَی وَعِیسَی فَسَلِّمۡ علیھما فسلمت علیھما فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرۡحَبًا بِالۡأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دوسرے آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت عیسی و یحیی علیہما السلام موجود تھے یہ دونوں آپس میں خالہ زاد ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا کہ مرحبا اے صالح بھائی اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت یوسف علیہ السلام

"إِذَا يُوسُفُ قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فسلِّم عَلَيْهِ. فسلَّمت عَلَيْهِ فردَّ ثم قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دوسرے آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے جبرئیل نے کہا کہ ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا مرحبا اے صالح بھائی اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت ادریس علیہ السلام

"إذا إِدْرِيسُ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فسلِّم عَلَيْهِ فسلَّمت عَلَيْهِ فردَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں چوتھے آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے جبرئیل نے کہا کہ ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا مرحبا اے صالح بھائی اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت ہارون علیہ السلام

"قَالَ هَذَا هَارُونُ فسلِّم عَلَيْهِ فسلَّمت عَلَيْهِ فردَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پانچویں آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے جبرئیل نے کہا کہ ان کو سلام کریں میں نے

سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا مرحبا اے صالح بھائی اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت موسی علیہ السلام

"اذا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فسلِّم عَلَيْهِ. فسلَّمت عَلَيْهِ فردَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں چھٹے آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت موسی علیہ السلام موجود تھے جبرئیل نے کہا کہ ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا پھر کہا مرحبا اے صالح بھائی اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے استقبال کیا

"إذا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فسلِّم عَلَيْهِ، فسلَّمت عَلَيْهِ فردَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بالابن الصالح والنبی الصالح"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں ساتویں آسمان میں پہنچا تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے جبرئیل نے کہا کہ ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو انہوں جواب دیا پھر کہا مرحبا اے صالح بیٹے اور صالح نبی۔

البدائیہ والنھایہ جلد 3 ص 123

سبحان اللہ عزوجل کیا شان ہے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکے استقبال کے لئے اللہ تعالی نے انبیاء کرام علیہم السلام کو منتخب کیا جس کو مرحبا کہنے والے اللہ تعالی کے نبی ہوں اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

سواری روانہ ہوتی ہے

جب روانہ ہونے لگے تو براق کی رکاب جبرئیل امین علیہ السلام نے پکڑی اور لگام میکائیل علیہ السلام نے تھام لی۔ سیرت حلبیہ جلد اول ص 521

چراغاں کیا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات جب سدرۃ المنتھی پر پہنچے تو اس درخت کو سونے کے چمکتے ہوئے ٹکڑوں سے سجایا گیا۔ مسلم جلد اول ص 157

مرحبا کے نعرے

حضور پرنور و جبریل امین صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے، وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے، انہوں نے کہا: مرحبا بالنبی الامی نبی امی کو خوش آمدید اور ان میں ایک پیر تشریف فرما تھے، حضور نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسیٰ و عیسیٰ ہیں،

"ثم اقیمت الصلوۃ فتدافعوا حتی قدموا محمدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"

ترجمہ: پھر نماز قائم ہوئی، امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی، یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام کیا۔

الخصائص الکبری بحوالہ الطبرانی و ابن مردویہ باب خصوصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء ا /

ملائکہ کو نماز پڑھائی

"عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذن جبریل

فظننت الملئکۃ انہ یصلی بھم فقدمنی فصلیت بالملئکۃ"

ترجمہ: ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا، جبریل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔ الخصائص الکبری بحوالہ ابن مردویہ باب خصوصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ ۱/۱۷۶)

جب سدرہ پر پہنچے

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم سدرہ پر پہنچے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یا جبرئیل ھل لک من حاجۃ الی ربک"

ترجمہ: اے جبرئیل کوئی حاجت ہو تو بتاؤ جبریل امین نے عرض کی کہ اے آقا اللہ تعالی سے میرے لئے یہ سوال کریں کہ قیامت کے دن جب آپ کی امت پل صراط پر پہنچے تو میں ان کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھاؤں۔ روح البیان جلد 5 ص 221

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

عرش نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا

معراج کی رات جب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش خدا پر جلوہ افروز ہوئے تو عرش نے آپ کا دامن رحمت پکڑ لیا اور عرض کرنے لگا آقا آپ کی ہی ذات مبارک جسے اللہ تعالی نے اپنے جلال احدیت اور جمال صمدیت کی زیارت سے مشرف فرمایا میں اللہ

تعالی کی بڑی مخلوق ہوں جب اس نے مجھے پیدا فرمایا تو میں اس کے جلال کی وجہ سے کانپ گیا پھر میرے سینے پر لا الہ الا اللہ لکھا میرے اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا جب آپ کا نام نامی اسم گرامی لکھا تو میرا اضطراب ختم ہو گیا:

"گشت اسم تو سبب آرام دل من و باعث طمانیت سر من ایں برکت اسم تو بر من پس چگونہ کہ افتاد بر من نظر تو"

ترجمہ: آپ کا نام میرے دل کے آرام کا سبب ہے جب آپ کے نام کی یہ برکت ہے تو پھر کیا مقام ہوگا جب آپ نظر کرم فرمائیں گے آپ کو اللہ تعالی نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے مجھے بھی اللہ تعالی نے آپ کی رحمت سے حصہ عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ میرے بارے میں یہ نظریہ رکھتے تھے میں ذاتِ باری تعالی کے لئے محیط ہوں آپ کی آمد سے لوگوں کا عقیدہ میرے بارے درست ہو گیا کیوں کہ آپ نے لوگوں کی تربیت فرمائی کہ اللہ تعالی کو کوئی محیط نہیں ہے۔ مدارج النبوۃ جلد اول ص 170

خوشبو بڑھ گئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ سری بہ ریحہ ریح عروس واطیب من ریح عروس"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی شب دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپ کے جسم سے دلہن کی خشبو کی طرح خوشبو آتی تھی بلکہ آپ کی خوشبو دلہن کی خوشبو سے زیادہ نفیس تھی۔ سبل الھدی والرشاد جلد 2 ص 121

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

عرش است کمیں پایہ زایوان محمد
جبریل امیں خادم دربانِ محمد
یک جان چہ کند سعدیِ مسکین دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمد

جبریل امین کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے دربان ہیں

سعدی مسکین کی ایک جان کیا ہے اگر دو سو جانیں بھی ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کے گھر کا جو کتا ہے اس پر قربان کردوں۔ سبحان اللہ کیا محبت تھی ان کو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

جبریل امین خادم ہیں

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

"جبریل خلق لخدمۃ النبی علیہ السلام"

ترجمہ: کہ جبریل امین علیہ السلام کو بھی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے پیدا کیا۔ جواہر البحار جلد اول ص 654

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں

علامہ جامی علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں

چوں سوئے من گزر آری من مسکین زناداری
فدائے نقش نعلینت، کنم جاں یارسول اللہ

اگر حضور مجھ پر کرم فرماتے ہوئے میری طرف گزر فرمائیں اور مجھ مسکین پر نظر کرم فرمادیں تو حضور کے نعلین مبارک کے نشان پر اپنی جان قربان کردوں گا۔

رضوان جنت نے استقبال کیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت کے دروازے پر گئے تو خازن جنت نے پوچھا کہ کون؟

فرمایا کہ میں نے اپنا نام لیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نے دروازے کھولتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔

اس حدیث کے تحت امام محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

" ھذا تلذذ بسماع صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم وسماع لفظ محمد والا فابواب الجنہ لا تحجب ماوراءھا" ترجمہ خازن جنت نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے لذت حاصل کرنے کے لئے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ وگرنہ جنت کے دروازوں کے باہر سے سب کچھ نظر آتا ہے

السراج المنیر شرح جامع صغیر جلد ا ص 9
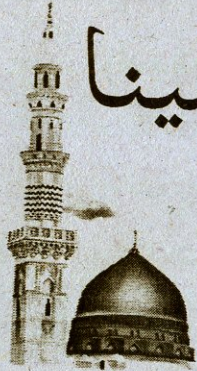
طلع البدر علینا

غزوہ بدر سے واپسی پر جشن آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اہل مدینہ فتح کی نوید جاں فزا سن کر جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آگے بڑھ بڑھ کر مبارک باد پیش کرنے لگے اور یہ عرض کرنے لگے:

"الحمد للہ الذی اظفرک واقر عینیک"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں کہ جس نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی اور آپکی مبارک آنکھوں کو ٹھنڈا کیا جب یہ مظفر و منصور لشکر مدینہ منورہ پہنچا تو ایک بار پھر وہی سماں بندھ گیا جو جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ آمد پر بندھا تھا اسی طرح جا بجا ننھی منی بچیوں کی ٹولیاں دف بجا رہی تھیں اور نغمۂ دلنواز انکے ہونٹوں پر تھا۔

طلع البدر علینا　　من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا　　ما دعا للہ داع

ایھا المبعوث فین　　اجئت بالامر الطاع

سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 257

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے
نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

طلع البدر علینا
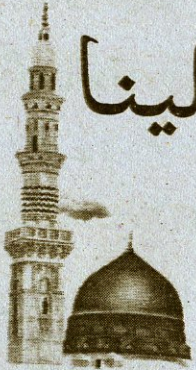
فتحِ مکہ کا جشن

فتح مکہ کا جشن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کا جشن منایا لیکن یہ جشن بارگاہِ خداوندی میں سجدہ کر کے طواف بیت اللہ کر کے منایا گیا مسلمانوں نے یہ رات تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گذاری۔

جھنڈا بھی ساتھ تھا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ بخاری حدیث نمبر 4290

شیطان سے یہ منظر برداشت نہ ہوا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب مکہ فتح ہوا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم شان وشوکت کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے:

"رنّ ابلیس رنّة فاجتمعت الیه ذریته"

شیطان رویا اور اس کی اولاد ساری جمع ہوگئی تو کہنے لگا: "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شرک کی طرف نہیں پھیر سکتے اب مایوس ہو جاؤ"۔ سبل الھدی والرشاد جلد 5 ص 232

اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا خوش ہونا نہ تو شیطان سے برداشت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے چیلوں کو گوارہ ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ نعروں سے گونج اٹھا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام شریف داخل ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر بلند کی:

"وکبر المسلمون بتکبیرہ حتی ارتجت مکة تکبیرا"

توصحابہ کرام نے بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیروں کے ساتھ تکبیر کہی تو پورا مکہ شریف گونج اٹھا۔ سبل الھدی والرشاد جلد 5 ص 234

داخلہ کس شان سے ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ارد گرد ہیں اور تلواریں اپنے جسموں کے ساتھ لٹکائی ہوئی ہیں اور "لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں بلند کر رہے ہیں اونٹنی کی مہار حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ بلند آواز سے اشعار پڑھ رہے ہیں۔

"خلوا بنی الکفار عن سبیله   نحن ضربنا کم علی تاویله"

ترجمہ: کافر کے بچو رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم کے راستے سے دور ہٹ جاؤ آج ہم تم کو ماریں گے۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے آئے اور فرمانے لگے اے عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور کعبۃ اللہ میں تم شعر پڑھ رہے ہو؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمر چھوڑ دو اسے کہنے دو اس کے اشعار مشرکین کو تیر لگنے سے بھی زیادہ زخم دے رہے ہیں۔

اے عمر آپ خاموش رہو میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد اللہ یہ کہو:

"لا اله الا الله وحده نصر عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده"

یہ کلمات عبد اللہ بن رواحہ کہتے پھر سارے صحابہ مل کر کہتے۔ دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 4 ص 323

نعتیہ اشعار سن کر مشرکین مکہ کی تو طبیعت بگڑتی تھی آج اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کی طبیعت ناساز کیوں ہوجاتی ہے وہ تیر اور نیزے ان کو لگنے شروع ہو جاتے ہیں اس

وقت تکلیف مشرکین کو ہوتی تھی نعت سن کر اور مشرک نعت سنتے بھی نہ تھے آج جو نعت پڑھیں ان کو مشرک کہا جاتا ہے اور اپنے آپ کو موحد آج حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے چکر میں ہیں۔

دشمنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلانا بھی ثواب ہے

کفار مکہ نے کہا اپنے کافروں کو کہ کل مسلمان آئیں گے ان کو بخار نے نڈھال کر دیا ہے۔ بس ان کے ساتھ سختی سے نمٹنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر داہنے کندھے کے نیچے سے گذاری اور فرمایا:

"رحم اللہ امرا اراھم من نفسہ قوۃ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو آج کافروں کے سامنے طاقت کا اظہار کرے اور فرمایا کہ طواف کے پہلے تین چکر کندھے ہلا کر چلیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کندھے ہلا کر چلنے لگے تو مشرک کہنے لگے کہ تم تو کہتے تھے کہ ان کو بخار نے نڈھال کر دیا ہے یہ تو بہت طاقتور ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد اص 373

آج بلال رضی اللہ عنہ کعبہ معظمہ کی چھت پر

ظہر کا وقت آیا تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال آج کعبہ کی چھت پر چڑھ کر آذان سناؤ بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے۔

حضرت بلال کعبہ پر کیوں؟

"امر بلالا ان یوذن بالظھر لیغیظ بذلک المشرکین"

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ آذان کعبہ کی چھت پر دو تا کہ مشرکین کو غیض وغضب میں جل بھن جائیں۔ سبل الھدی والرشاد جلد 5 ص 235

مشرکوں کے ساتھ کیا بنی؟

جب آذان شروع ہوئی تو اس وقت مشرکین مکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بیٹھے ہوئے تھے "وقد فرّ جماعۃ وتغیبوا" ساری جماعت بھاگ گئی اور سارے غیب ہو گئے۔ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 99

آج تک جس بلال کو وہ غلام کہتے رہے اور مارتے رہے ان کو بلال کی شان اندازہ ہوا کہ بلال کون ہے اور کیا ہے؟ اور کس شان کا مالک ہے۔

مشرک بھی حیران رہ گیا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب آبِ زمزم کے پاس آئے تو زمزم نوش فرمایا اور اس سے وضو بھی کیا:

"والمسلمون یبتدرون وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبونہ علی وجوھھم والمشرکون ینظرون الیھم ویتعجبون ویقولون ما راینا ملکا قط ابلغ من ھذا ولا سمعنا بہ"

ترجمہ: اور مسلمان اس وضو کے پانی کو لینے کے لئے اس پر جھپٹ رہے تھے پھر اس پانی کو اپنے منہ پر ملتے اور مشرکین مکہ یہ دیکھ رہے تھے اور ان کو تعجب ہو رہا تھا اور ساتھ کہتے بھی تھے کہ آج تک ایسا بادشاہ نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے جو اس مقام تک پہنچا ہو۔

سبل الھدی والرشاد جلد 5 ص 235---مجمع الزوائد جلد 6 ص 176

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بتا دیا کہ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کیسے کرنا ہے اور ادبِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا دیکھ کر تعجب کرنا یہ مشرکوں کا کام ہے نہ کہ ادب کرنا مشرکوں کا کام ہے آج سارا نظام الٹا ہو گیا ادب نہ کرنے والے اپنے آپ کو مسلمان اور

کرنے والوں کو مشرک کہتے ہیں حالانکہ اسوقت جو ادب نہیں کر رہے تھے وہ مشرک تھے اور ادب کرنے والے مسلمان تھے جسطرح آج عزت والے کو ذلیل اور ذلیل کو عزت والا جانا جاتا ہے ادبِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا دیکھ کر تعجب کرنا اور اسے عجیب جاننا یہ مشرکین مکہ کا کام ہے آج بھی مشرکین مکہ کی معنوی اولاد ادبِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر تعجب کرتے ہیں اور ادب کرنے والوں کو ناسمجھ کہتے ہیں۔

اگر چاہوں تو آسمان کو ہاتھ لگا دوں

بت جب گرانے لگے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ اور بت گرا دو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر چڑھ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ:

"لو شئت نلت افق السماء"

ترجمہ: اگر میں چاہوں تو آسمان کو پکڑ لوں۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد اول ص 74
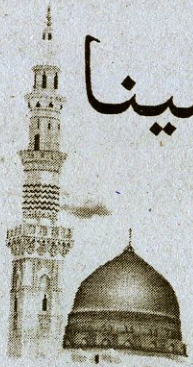
طلع البدر علینا

بارش آنے کی خوشی میں محفلِ میلاد شریف

بارش آنے کی خوشی میں محفلِ میلاد شریف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قحط کے زمانہ میں عرض کی یارسول اللہ بارش کے لئے دعا فرمادیں جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو بارش شروع ہوگئی سات دن سات راتیں بارش آتی رہی پھر آکر عرض کرنے لگے یارسول اللہ اب تو راستے بند ہو گئے اور گھر گرنے لگے ہیں یارسول اللہ دعا کردیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور پھر فرمایا آج ابو طالب زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں وہ جو انہوں نے اشعار کہے تھے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مراد یہی اشعار ہیں:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة الارامل
يلوذبه الهلاك من آل هاشم فهم عنده فى نعمة وفواضل

یہ کلام مولا علی رضی اللہ عنہ پڑھ کر بیٹھے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اور کوئی؟ تو کنانہ کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور ترنم میں پڑھنے لگے۔

لك الحمد والشكر ممن شكر سقينا بوجه النبى المطر
دعا الله خالقنا دعوة اليه واشخص منه البصر
ولم يك الا كقلب الرد واسرع حتى راينا المطر

تاریخ الخمیس جلد 2 ص 356

طلع البدر علینا

انکی شان محبوبی
دکھائی جانے والی ہے

انکی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ واہ
قرض لیتی ہے پرہیزگاری واہ واہ
مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

میں منبر پر نہ بیٹھوں گا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"یوضع للانبیاء منابر من ذھب فیجلسون علیھا ویبقی منبری لا اجلس علیه او لا اقعد علیه قائما بین یدی ربی مخافة ان یبعث بی الی الجنةِ ویبقی اُمتی بعدی فاقول یارب امتی امتی فیقول اللہ عزوجل یا محمد ما ترید ان اصنع بامتك فاقول یا رب عجل حسابھم فما ازال اشفع حتی اعطی صکاکاً برجال قد بعث بھم الی النار حتی انّ مالکاً خازن النار فیقول یا محمد ما ترکت لغضب ربك فی امتك من نقمة"

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر خالی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سرو قد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو میں جنت میں چلا جاؤں اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا اے رب میرے! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا

اے محمد، تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنھیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

المستدرک للحاکم کتاب الایمان باب الانبیاء منابر من ذھب دار الفکر بیروت ۱/ ۶۵و۶۶

انبیاء کرام علیہم السلام کے خطیب ہوں گے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا:

"اذا کان یوم القیمة کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر"

ترجمہ: قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔ جامع الترمذی جلد2 صفحہ20

آقا صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

"ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم القیمة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب"

ترجمہ: بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

المواهب اللدنیه المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳و۶۴۴

قیامت میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوں گے

"غرضیکہ مقام مقام اوست وسخن سخن اوست مہمان اوست"

ترجمہ: الغرض مقام انہی کا ہوگا بات انہی کی چلے گی اس دن آپ مہمان خاص ہوں گے۔

بغیۃ الرائد فی شرح العقائد ص 99

علامہ جامی فرماتے ہیں

محمد ہست مہمانِ خداوند

دو عالم ہست مہمانِ محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے مہمان ہیں اور دونوں جہاں آپ کے مہمان ہیں۔

تمامی انبیاء و اولیا ہم

نمک خوردند از کانِ محمد

تمام نبی وولی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا لنگر کھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ بٹھائے گا

"قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عسیٰ ان یبعثك ربك مقام محمودا قال یجلسنی معہ علی السریر"

ترجمہ: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے درمنثور میں فرمایا دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تلاوت

فرمائی عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمود قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے گا۔ الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۸۷)

اس دن عزت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جب وہ محبوس ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں گا جب وہ ناامید ہوں گے عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

ترمذی جلد 2 ص 201

عرش خدا کے نیچے جلوہ افروز ہوں گے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

"ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلاً فقد اتخذتک من قبل حبیبا وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیما۔ فقد کلمتک فی السماء۔ وان کنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقدر خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق

بالفی سنة ولقد وطئت فی السماء موطنًا لم یطأہ احد قبلک ولا یطأہ احد بعدک۔ وان کنت اصطفیت أدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک ظلّ عرشی فی القیامة علیک ممدود تاج الحمد علی رأسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلااذکر فی موضع حتی تذکر معی۔ ولقد خلقت الدنیاو اھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی، ولو لاک ماخلقت الدنیا"

ترجمہ: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسٰی کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا، قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گسترده، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۶، ۲۹۷)

جنت جب تک ہم نہ جائیں گے کوئی نہ جائے گا

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاد ابو القاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:

"الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلھا و علی الامم حتی تدخلھا امتک"

ترجمہ: جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت داخل نہ ہو۔

(المواھب اللدنیہ المقصد الخامس الاسراء والمعراج المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۹۳)

سارے ہمارے پیچھے چلیں گے

عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"انا سید الناس یوم القیامة ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیامة ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا مشی ویمشی الناس معی حتی اتی باب الجنة فاستفتح فیقال من ھذا فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد، فاذا رایت ربی خررت لہ ساجدا انظر الی"

ترجمہ: میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں، ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا، اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا، میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ در جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا محمد کہا جائے گا: مرحبا محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا۔

(کنز العمال بحوالہ ک وابن عساکر عن عبادہ الصامت حدیث ۳۲۰۳۸ موسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۳۴)

سارے نبی لواء الحمد کے نیچے ہوں گے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"انا سید ولد ادم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا

فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی۔

ترجمہ: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔ اور ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔ اور یہ فخریہ نہیں کہتا اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دار الفکر بیروت

فخرِ آدم فخرِ عالم فخرِ کل خواجہ مادین ما سلطانِ ما

ترجمہ: ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام کے لئے فخر ہیں اور سارے جہان کے لئے بھی فخر ہیں۔ سب کے لئے فخر ہیں اور آپ ہمارے آقا اور ہمارا دین ہیں اور ہمارے بادشاہ ہیں۔

رب تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدے میں چلے جائیں گے

حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والاخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی، لوگ آدم ونوح وخلیل وکلیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہونگے حضرت مسیح علیہ الصلواۃ والسلام فرمائیں گے:

"لیس ذا کم عندی ولکن انطلقو الی سید ولد آدم"

تمھارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے حضور والا جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے کے لیے بھیجیں گے رب تبارک وتعالیٰ اذن دے گا۔ حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے، رب عز مجدہ فرمائے گا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ آپ کی بات سنی جائے گی، اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر

اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے فوراً پھر سجدے میں گریں گے، ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب جل وعلا پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے، جبرائیل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کریں گے:

"یا رب جعلتنی سید ولد ادم ولا فخر"

ترجمہ: اے رب میرے! تو نے مجھے سردار بنی ادم کیا اور کچھ فخر نہیں۔

الی اخر الحدیث

مسند احمد حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵)

تمنائے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ والرضوان

کاش محشر میں انکی آمد ہو اور
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

خدمت کے قدسی کون؟

حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہونے لگا تو حضرت کعب نے کہا کہ جب بھی دن ہوتا ہے ستر ہزار فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر اپنے پر مارتے ہیں اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور شام ہوتے ہی چلے جاتے ہیں اور اتنے اور آجاتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کرتے ہیں:

"حتی اذانشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفامن الملائکة یزفونه"

ترجمہ: جب رسول اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو ان ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں میدان محشر میں تشریف لائیں گے۔ سنن دارمی جلد جلد اول ص 57

یہ ہیں خدمت کے قدسی جن کے بارے میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کہ رہے ہیں کہ مجھ سے کہیں گے ہاں رضا تو اس دن بھی مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھنا شروع کردوں گا۔

ایک شاعر یوں عرض کرتے ہیں

آفتابِ قیامت کے بدلے ہوں طور
جب کہ ہو ہر طرف نفسی نفسی کا شور
جب کسی کا کسی پر نہ چلتا ہو زور
کاش محشر میں انکی آمد ہو اور
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اختر الحامدی یوں عرض کرتے ہیں

مرشدی شاہ احمد رضا خان رضا
فیضیابِ کمالاتِ حسان رضا
ساتھ اختر بھی ہو زمزمہ خواں رضا
جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

سید حبیب احمد عرض کرتے ہیں

کاش برپا ہو جس وقت روز جزا
اور دولہا بنیں وہ شفیع الوریٰ
ہو کسی کی یہ پوری حبیب التجا
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کون کون کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا؟

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلوة"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھنے والا ہوگا۔ ترمذی

میدان محشر میں خادم ساتھ ہوں گے

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"انا اول الناس خروجاً اذا بعثوا، وانا قائدھم اذا وفدوا، وانا خطیبھم اذا نصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا، وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی، ولواء الحمد یومئذ بیدی، انا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور"

ترجمہ: میں سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے۔ اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے۔ اور میں ان کا خطیب ہوگا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصہ محشر میں روکے جائیں گے۔ اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ ناامید ہوجائیں گے۔ عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے، گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۴۸۴)

ہم سوئے حشر چلیں گے شہ ابرار کے ساتھ
قافلہ ہوگا رواں قافلہ سالار کے ساتھ

ہم سب سے آگے ہوں گے

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں:

"هم تبع لنا یوم القیامة نحن الاخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق۔"

ترجمہ: وہ قیامت میں ہمارے پیچھے ہوں گے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پہلے ہوں گے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

صحیح مسلم کتاب الجمعہ قدیمی کتب خانہ ۱/ ۲۸

حشر کا دن ہے انکی زیارت کا دن
ایسے روز قیامت پہ لاکھوں سلام

میں براق پر سوار ہوں گا

کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث ناقة ثمود لصالح فیرکبها من عند قبره حتی توافی به المحشر قال معاذ اذن ترکب العضباء یارسول اللہ! قال لا ترکبها ابنتی وانا علی البراق اختصصت به من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقة من نوق الجنة ینادی علی ظهرها بالاذان فاذا سمعت الانبیاء وامهما اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله قالوا ونحن نشهد علی ذلك۔"

ترجمہ: یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہوکر میدان محشر میں آئیں گے حضرت معاذ نے عرض کی: اور یارسول اللہ! حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضباء پر سوار ہوں گے۔ فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا، اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا حشر ہوگا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور ان کی امتیں "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله" سنیں گے سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔

(تاریخ دمشق الکبیر بحوالہ ابن زنجویہ ترجمہ بلال بن رباح دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۳۱۲)

قیامت جس کو کہتے ہیں وہ عید ہے اہل سنت کی
ادھر دیدار رب ہوگا ادھر صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

مجھے سب سے پہلے جنتی لباس پہنایا جائے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انا اول من تنشق عنه الارض فاكسى حلة من حلل الجنة اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيرى"

ترجمہ: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لے جاؤں گا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں تمام مخلوقِ الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔ سنن الترمذی ۵/۳۵۲)

ابراھیم علیہ السلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے۔

صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۳۲)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہو
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

مقام محمود شریف

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ " یحمدہ الخلق کلھم "مقام محمود یہ کہ قیامت کے دن ساری مخلوق کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنائیں پڑھے گی۔

تفسیر بحر العلوم سمرقندی سورۃ اسراء آیۃ نمبر 79

آج کل لوگ رسول اللہ علیہ وسلم کی نعت سن کر پریشان ہو جاتے ہیں کل وہ بھی مجبور ہو کر

نعت پڑھیں گے مگر ان کا اب نعت پڑھنا جنت داخل نہ کر سکے گا کیوں کہ قیامت کے دن تو سب کافر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وشان کو تسلیم کریں گے کیوں کہ حافظ ابن کثیر نقل کرتے ہیں:

"یَوْمَئِذٍ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، یحمدہ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ"

جس دن اللہ تعالیٰ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا فرمائے گا اس دن سارے اہل محشر آپ کی عظمۃ وشان بیان کریں گے۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ اسراء آیۃ نمبر ۷۹

اسی لئے تو امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مقامِ محمود کیا ہے؟

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ إِعْطَاؤُهُ لِوَاءَ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

ترجمہ: مقام محمود یہ کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن لواء الحمد عطا کیا جائے گا۔ تفسیر قرطبی سورۃ اسراء آیۃ نمبر 79

مشکل کشائی کا مقام

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فَالْمَقَامُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَقُومُ فِيهِ الْإِنْسَانُ لِلْأُمُورِ الْجَلِيلَةِ كَالْمَقَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُلُوكِ"

ترجمہ: کہ مقام وہ جگہ ہے جہاں کوئی انسان بڑے بڑے امور حل کرنے کیلئے کھڑا ہو جس

طرح بادشاہوں کے سامنے اس طرح کے مقامات ہوتے ہیں۔ تفسیر قرطبی سورۃ اسراء آیہ نمبر 79

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں رفعت رسول اللہ کی

قیامۃ کا دن تو ان کی شان دکھانے کا دن ہے

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

قلتُ: لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا تَشْرِيفَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُشْرِكُهُ فِيهَا أَحَدٌ، وَتَشْرِيفَاتٌ لَا يُسَاوِيهِ فِيهَا أَحَدٌ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَيُبْعَثُ رَاكِبًا إِلَى الْمَحْشَرِ، وَلَهُ اللِّوَاءُ الَّذِي آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِهِ، وَلَهُ الْحَوْضُ الَّذِي لَيْسَ فِي الْمَوْقِفِ أَكْثَرُ وَارِدًا مِنْهُ، وَلَهُ الشَّفَاعَةُ الْعُظْمَى عِنْدَ اللّٰهِ لِيَأْتِيَ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْخَلَائِقِ، وَذَلِكَ بَعْدَمَا يَسْأَلُ النَّاسُ آدَمَ ثُمَّ نُوحًا ثُمَّ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ مُوسَى ثُمَّ عِيسَى، فَكُلٌّ يَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا" حَتَّى يَأْتُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: "أَنَا لَهَا، أَنَا لَهَا" كَمَا . وَمِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ يُشَفَّعُ فِي أَقْوَامٍ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، فَيُرَدُّونَ عَنْهَا. وَهُوَ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ يُقْضَى بَيْنَ أُمَّتِهِ، وَأَوَّلُهُمْ إِجَازَةً عَلَى الصِّرَاطِ بِأُمَّتِهِ. وَهُوَ أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ: إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّهُمْ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا بِشَفَاعَتِهِ وَهُوَ أَوَّلُ دَاخِلٍ إِلَيْهَا وَأُمَّتُهُ قَبْلَ الْأُمَمِ كُلِّهِمْ. وَيَشْفَعُ فِي رَفْعِ دَرَجَاتِ أَقْوَامٍ لَا تَبْلُغُهَا أَعْمَالُهُمْ. وَهُوَ صَاحِبُ الْوَسِيلَةِ الَّتِي هِيَ أَعْلَى مَنْزِلَةٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَلِيقُ إِلَّا لَهُ. وَإِذَا أَذِنَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الشَّفَاعَةِ لِلْعُصَاةِ شَفَعَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَيَشْفَعُ هُوَ فِي خَلَائِقَ لَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا يُشَفَّعُ أَحَدٌ مِثْلَهُ وَلَا يُسَاوِيهِ فِي ذَلِكَ"

ترجمہ: کہ میں نے کہا کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ایسی شانیں ظاہر ہوں گی نہ کوئی ان میں شریک ہوگا اور نہ کوئی ان میں برابری کر سکے گا سب سے پہلے آپ ہی مزار اقدس سے باہر تشریف لائیں گے اور آپ میدان محشر سواری پر سوار ہو کر تشریف لائیں گے اور آپ کے پاس لواء الحمد ہوگا آدم علیہ السلام اور سارے نبی علیہم السلام آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے حوض کوثر آپ کے پاس ہوگا اور یہ ایسی جگہ ہے کہ جہاں سب سے زیادہ لوگ آئیں گے اور شفاعۃ عظمی آپ ہی فرمائیں گے اس سے مخلوق کے درمیان فیصلے ہوں گے اور یہ اس کے بعد ہوگا کہ لوگ آدم سے سوال کریں گے پھر نوح پھر ابراہیم پھر موسی پھر عیسی علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری دے چکے ہوں گے یہاں تک کہ وہ کہیں گے کہ آج شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دو پھر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں ہوں اس کام کے لئے میں ہوں اس کام کے لئے اور ان کی بھی شفاعۃ فرمائیں گے جنکو جہنم جانے کا حکم دیا جاچکا ہوگا ان کو واپس بلالیا جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلے نبی ہوں گے کہ جن کی امۃ کا حساب سب پہلے ہوگا اور ان کو ہی پل صراط سے گزرنے کی اجازت سب سے پہلے دی جائے گی اور جنت میں سب سے پہلے شفاعت آپ کی قبول کی جائے گی مومنین آپ کی ہی شفاعت سے جنت داخل ہوں گے اور سب سے پہلے آپ اور آپ کی امت جنت جائے گی اور آپ کی شفاعت سے لوگوں کے درجات بھی بلند ہوں گے اور آپ صاحب وسیلہ ہیں یہ ایک مقام ہے جنت کے اندر اس مقام کے لائق صرف کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے اور جب اللہ تعالی آپ کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا گناہگاروں کے لئے تو پھر انبیاء کرام اور فرشتے علیہم السلام بھی شفاعت کریں گے اور مومن بھی شفاعت کریں گے اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم جتنی مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے اس کی تعداد اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور آقا صلی

اللہ علیہ وسلم کی طرح کوئی شفاعت کر بھی نہ سکے گا اور نہ ہی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے برابر کسی کی شفاعت ہوگی۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ اسراء آیۃ نمبر 79

سبحان اللہ کتنی شان ہے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو قیامت کے دن سب کو معلوم ہو جائے گا جو آج منکر ہیں نہیں مانتے عظمۃ و شانِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے تو امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

دکھائی جائے گی محشر میں انکی شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اذھبو الی غیری
مرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا

نسخہ برائے حصول شفاعۃ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص آذان سن کر آذان کے بعد کی دعا پڑھے: حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ترجمہ: میری شفاعت اس کے لئے حلال ہو جائے گی قیامۃ کے دن۔

تفسیر ابن کثیر سورۃ اسراء آیۃ نمبر 79

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں

هو الحبيب الذى ترجى شفاعته
لكل هول من الاهوال مقتحم

خواجۂ خواجگاں علیہ الرحمہ کی عرض گزاری

طالبِ شفاعت صرف ہم جیسے گناہگار ہی نہیں بلکہ ننانوے لاکھ کو کلمہ پڑھانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی یوں عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ شفاعت از تو میدارم امید
باوجود صد ہزاراں جرم در روز حساب

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے شفاعت کی امید رکھتا ہوں قیامت کے دن باوجود اس کے کہ لاکھوں جرم ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش

اللہ تعالی اولین وآخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں وہ دن طویل ہوگا اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کرینگے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا، پسینے آنے شروع ہوں گے۔ قد آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے اور غڑپ غڑپ کرینگے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ اقرب آفتاب سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق کو بھی تاب تحمل نہ رہے گی رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے

جو رب کے پاس شفاعت کرے۔ بلکہ ہمیں اس مکان سے نجات دے پھر خود ہی تجویز
کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں، ان کے پاس چلا جائے۔ پس
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائینگے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی
طرح ہوا چاہتا ہے عرض کریں گے اے باپ ہمارے اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ
تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے
سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا اور سب چیزوں کے نام سکھائے اور آپ کو اپنا صفی
بنایا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے
نجات دے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ
والسلام فرمائیں گے "نفسی نفسی اذھبو ا الی غیری" میں اس قابل نہیں
مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا
پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی
جان کا خوف ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس
بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے۔ اپنے پدر ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ
تعالیٰ نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں لوگ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس
حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح اے نبی اللہ آپ اہل زمین کی طرف پہلے
رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا، اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی
کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب
کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرمائیں گے:

"لست ھنا کم دلیس ذا کم عندی ھانہ لا یھمنی الیوم الا

نفسی ان ربی غضب الیوم غضبالم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب
بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبو الی غیری"

میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر
نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے،
مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اور کے
پاس جاؤ۔ وہ عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے خلیل
الرحمن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے۔ لوگ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کرینگے اے خلیل الرحمن، اے ابراہیم! آپ اللہ کے
نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ
ہمارا فیصلہ کردے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم
کس حال کو پہنچے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں، یہ کام
میرے کرنے کا نہیں، آج مجھے اپنی جان کا تردّد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ وہ عرض
کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائینگے تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ بندہ جسے
خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا، اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت
دے کر برگزیدہ کیا لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے اے
موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام سے لوگوں پر
فضیلت بخشی، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو
پہنچے، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میں
اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہیں ہوگا، مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں، میرے رب
نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے،

مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنا جان کا خطرہ ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ وہ عرض
کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے تم عیسٰی کے پاس جاؤ وہ اللہ
کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح کہ مادر زاد اندھے
اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مُردے جلاتے تھے۔ اب لوگ مسیح علیہ الصلوۃ کے پاس حاضر
ہوکر عرض کرینگے کہ اے عیسٰی! آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی
طرف القاء فرمایا، اور اس کی طرف کی روح ہیں، آپ نے گہوارے میں کلام کیا، اپنے رب
کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس اندوہ
میں ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام فرمائینگے میں اس
لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں، میرے رب نے
آج وہ غضب فرمایا ہے نہ کبھی ایسا کیا نہ کرے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، مجھے اپنی جان کا غم
ہے، مجھے اپنی جان کا سوچ ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں
کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے:

"ایتوا عبدا فتح اللہ علی یدیه ویجیئ فی ھذا الیوم اٰمنا د انطلقوا الی
سید ولد آدم فانه اول من تنشق عنه الارض یوم القیامة ایتوا
محمدا ان کل متاع فی وعاء مختوم علیه کان یقدر علی مافی جوفه حتی
یفض الخاتم"

تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ نے فتح رکھی ہے، اور آج کے
دن وہ بے خوف و مطمئن ہیں، اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے
زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے، تم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ بھلا کسی
سر بمہر ظرف میں کوئی متاع ہو، اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے،؟ لوگ عرض

کرینگے، نہ۔ فرمائیں گے:

"ان محمدًا صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم خاتم النبیین وقد حضر الیوم
ا اذھبوا الی محمد فلیشفع لکم الی ربك"

یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں (تو جب تک وہ باب
فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا۔) اور آج وہ یہاں تشریف فرما ہیں تم انہیں کے پاس
جاؤ، چاہئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اب
وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے، مصیبت کے مارے، ہاتھ پاؤں چھوڑے، چارطرف سے
امیدیں توڑے، بارگاہ عرش جاہ، بیکس پناہ، خاتم دورہ رسالت، فاتح باب شفاعت، محبوب
باوجاہت، مطلوب بلند عزت، ملجاء عاجزان، ماؤی بیکساں، مولائے دوجہان، حضور
پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ واز کی تحیات اللہ وانمی
برکات اللہ علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ وعیالہ میں حاضر آئے، اور بہزاراں ہزار نالہائے زار ودل
بیقرار وچشم اشکبار یوں عرض کرتے ہیں:

" یا محمد ویانبی اللہ انت الذی فتح اللہ بك وجئت فی ھذا
الیوم اٰمناً ا انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اشفع لنا الی ربك
فلیقض بیننا الا تری الی مانحن فیه الا تری ما قد بلغنا"

اے محمد، اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ سے فتح باب کیا، اور آج آپ
آمن و مطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں، اپنے رب کی
بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے، حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں
حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔ ب حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
ارشاد فرمائیں گے "انالھا وان اصاحبکم" میں شفاعت کے لئے ہوں، میں تمہارا وہ

مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈتے پھرتے ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم (اللہ تعالیٰ آپ پر درود وسلام، برکت وکرم وشرف اور بزرگی نازل فرمائے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹ ص

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
کشتگان گرمیٔ محشر کو وہ جانِ مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

حکایت

ایک مرتبہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور آپ جلسہ کے صدر تھے ایک خوش الحان نعت خوان نے امام اہل سنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا کلام کا یہ مصرعہ پڑھا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تو علامہ پر وجد طاری ہو گیا اور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ شعر کہے۔

تماشہ تو دیکھو کہ نارِ جہنم
جلائے خدا اور بجھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تعجب کی جا کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سبحان اللہ عزوجل کیا شان ہے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی

داروغہ استقبال کرے گا

داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا:

"لا افتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك"

ترجمہ: نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں۔

انسان العیون المعروف بالسیرۃ حلبیۃ باب حین المبعث الخ المکتبہ الاسلامیۃ بیروت ۱/۲۳۱

جنت میں رب تعالیٰ تجلی فرمائے گا

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور وانی لعلی اطولها وانورها فیجیئ منا ینادی این النبی الامی؟ قال فیقول الانبیاء کلنا نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یاتی باب الجنۃ فیقرعه فیفتح له فیدخل فیتجلی له الرب تبارك وتعالیٰ ولا یتجلی لشیئ قبله فیخر له ساجدا"

ترجمہ: قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا، اور میں سب سے زیادہ بلند و نور انی منبر پر ہوں گا، منادی آ کر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ انبیا کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے، منادی واپس جائے گا، دوبارہ آ کر یوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں

گے، رب عز جلالہ ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

موارد الظمان باب جامع فی البعث والشفاعۃ حدیث ۲۵۹۱ المطبعۃ السلفیۃ ص ۶۴۳ و ۶۴۴)

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جنت کا دروازہ میں ہی کھلواؤں گا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"یضرب الصراط بین ظہر جہنم فانی اکون اول من یجوز من الرسل بامتہ"

ترجمہ: جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔ صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل السجود قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۱)

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے
خاک افتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدے میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

میرے کھڑے ہوتے ہی خوشبو پھیل جائے گی

میرا جسم نور علی نور ہو جائے گا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہو چکے گا، جنت ان
سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا
حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ، سے عرض کر کے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلو
دیجئے۔ آدم علیہ السلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے مجھ سے یہ کام نہ ہو سکے گا تم نوح کے
پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں
گے مجھ سے یہ کام نہ ہو سکے گا تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے مجھ سے یہ کا
نہ ہو سکے گا مگر تم عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے مجھ سے یہ کام نہ ہو سک
گا:

- فیقول ادلکم علی العربی الامی فیأتونی فیأذن اللہ لی ا
اقوم الیہ فیثور مجلسی من اطیب ریح شمھا احد قط حتی اٰتی ر
فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعر رأسی الی ظفر قدمی"

ترجمہ: مگر تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت می
حاضر آئیں گے، اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی
آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گ
وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک ن
کر دے گا۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲)

ٹوٹ جائیں گے فورا قید و بند
حشر میں کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

جنت میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ا

فرمایا کہ میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں کہ جو سب سے پہلے اپنی قبر سے نکلوں گا اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں اور میں تمام لوگوں کا سردار ہوں اس پر بھی کوئی فخر نہیں اور میں جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گا اس پر بھی کوئی فخر نہیں اور میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اس کا حلقہ پکڑوں گا اندر سے پوچھیں گے کہ کون؟ میں کہوں گا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں وہ دروازہ کھولیں گے:

"فاجد الجبار مستقبلی فاسجد له فیقول ارفع راسك وقل یسمع لك واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی امتی"

ترجمہ: جب جنت جاؤں گا تو میں اللہ تعالی کو پاؤں گا وہ میرا استقبال فرمائے گا میں فورا سجدے میں گر جاؤں گا تو اللہ تعالی فرمائے گا اے محبوب سر اٹھاؤ اور کہو آپکی بات سنی جائے گی اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی میں سر اٹھاؤں گا تو کہوں گا کہ میری امت میری امت تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ اے محبوب جاؤ جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی نکال لو دوزخ سے میں جس جس کو ایسا پاؤں گا اسے نکال لوں گا اور جنت داخل کروں گا فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له پھر رب تعالی کو استقبال کرتے پاؤں گا تو پھر سجدہ کروں گا۔

حلیۃ الاولیاء جلد 3 ص 144 مجمع الزوائد جلد 7 ص 34 کنز العمال حدیث نمبر 32048

طلع البدر علینا

بچوں میں ایسی محبت پیدا کی جائے

بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سکھاؤ

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال حب نبیکم وحب اھل بیتہ وقراءۃ القرآن"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ ایک اپنے نبی کی محبت اور اپنے نبی کی آل کی محبت اور قرآن کا پڑھنا۔ الجامع الصغیر جلد ص24

بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں اور اوصاف سکھانا واجب ہیں

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"فیجب علی الولی ان یعلم الصغیر اذا میز انہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد بمکۃ ودفن بمدینۃ"

ترجمہ: کہ بچے کے ولی پر واجب ہے کہ جب بچہ سمجھدار ہو تو اس کو سکھائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف مکہ مکرمہ میں ہوا اور آپکا وصال شریف مدینہ منورہ میں ہوا۔

جواہر البحار جلد 3 ص 426

جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو

علامہ شامی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو سب سے پہلا واجب یہ کہ:

"فلابد ان یذکر لہ من اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیجب ان یبین لہ النبوۃ والرسالۃ وانہ من قریش واسم ابیہ وامہ وانہ بعث بکذا ودفن بکذا وھو نبی اللہ ورسولہ الی الخلق کافۃ"

ترجمہ: کہ وہ ذکر کرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف شریفہ پھر یہ بھی واجب ہے کہ بیان کرے نبوت و رسالۃ کو اور یہ بھی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ قریش میں سے ہیں اور آپ کے والد گرامی اور اماں حضور کا نام اور یہ بھی کہ اس طرح مبعوث ہوئے اور مدینہ منورہ میں آپ کا مزار اقدس ہے اور آپ ساری مخلوق کی طرف رسول بن کر تشریف لائے۔

جواہر البحار جلد 3 ص 426

ہر ہر گھر میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو

امام الدیار بکری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب انصار صحابہ کرام علیھم الرضوان بیعۃ عقبہ اولی سے واپس مدینہ منورہ آئے ان کی جو قوم تھی ان کے سامنے اتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ اسلام سب گھروں میں پہنچ گیا

"فلم یبق دار من دور الانصار الا فیھا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: انصار کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہ رہا کہ جس میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو۔ تاریخ الخمیس جلد اول ص 635

جب اس طرح گھروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف ہوگا تو بچوں کے دل میں بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوگی اگر بچوں کے دل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور کردیے جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت امت مسلمہ کو کسی بھی میدان میں زیر نہیں کرسکتی کاش کہ وہ دن پھر لوٹ آئیں کہ جس طرح انصار صحابہ کرام علیھم الرضوان کے گھروں میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تھا آج پھر امت مسلمہ اسی طرح ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنا شروع کردے دنیا ساری انکے زیر اثر آجائے گی آج بچوں کو فلمی اداکاروں کے نام تو یاد ہوتے ہیں مگر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ واہل بیت کرام علیھم

الرضوان کے نام یاد نہیں ہوتے آج بڑے بڑے لوگوں کو سورہ اخلاص تک یاد نہیں ہوتی اور کلمہ تک یاد نہیں ہوتا وہ اپنے بچوں کو کیا دینی تربیت دیں گے افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اور آج ہماری قوم فلمی اداکاروں کو ستارہ کہتی ہے کتنا بڑا ظلم ہے آگے بچے کیا درس لیں گے کیا خاک تربیت ہوگی کیا محبت پیدا ہوگی اور کس کا عشق دل میں آئے گا اور کس کے غلام بنیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں نے کیسے سکھائی؟

"وکم وضعت راس الصغیر علی فخذها وهی تنقل له اوصاف النبی صلی الله علیه وسلم"

ترجمہ: اور کتنی راتیں ایسی تھیں کہ حضرت سعد بن حبتہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا آپکا سر اپنی گود میں رکھ لیتیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سنایا کرتی تھیں۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 71

محفلِ میلاد سے محبت بڑھتی ہے اور اظہار بھی ہوتا ہے

علامہ محقق ابو علی الحسن بن عمر مزور علیہ الرحمہ امام ابو شامہ علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ یہ ہر سال میلاد منانا بہت اچھی بات ہے کہ اس میں صدقہ وخیرات بھی ہوتا ہے اور بھی نیکی کے کام ہوتے ہیں اور ساتھ ساتھ غریبوں کے ساتھ ہمدردی بھی ہوجاتی ہے۔

"مشعر محبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه صلی الله علیه وسلم فی قلب فاعل ذلك وشكر الله علی من به من ایجاده صلی الله علیه وسلم وفیه اغاظة للكفرة والمنافقین"

ترجمہ: اس سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ جو محفل کرا رہا ہے اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وتعظیم کتنی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر جو احسان کیا ہے اس میں ایک اور فائدہ بھی ہے وہ یہ کہ میلاد کی محفل کو دیکھ کر کافروں اور منافقوں کو غصہ آجاتا ہے۔ الشفاء السقیم ص 135

اسی طرح بچوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے تو پوری دنیا میں ہر ہر گلی ہر ہر شہر شہر ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے گونج پڑے۔

ہر شخص پر واجب ہے

علامہ محقق ابو علی الحسن بن عمر مزور علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اعلموا انه مما یجب علی كل مكلف ان یعلم ما به یشخص النبی صلی الله علیه سلم ویعرف من اسمه ومكانه ونسبه وزمانه"

ترجمہ: جان لو کہ ہر شخص پر واجب ہے کے وہ اتنا علم سیکھے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شخصیت کا پتہ چلے اور یہ بھی جانے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور آپ کا مکان مبارک اور آپ کا نسب شریف اور زمانہ مبارک جانے۔ الشفاء السقیم ص 100

میں کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوسکتا ہوں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا وضو فرمانے کا تو میں نے جلدی جلدی پانی حاضر کر دیا کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو مجھے اپنے پہلو میں کھڑا ہونے کا اشارہ فرمایا میں نماز میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آگیا جب نماز ختم ہوئی تو فرمایا اے عبداللہ جب میں

تجھے اپنے برابر کھڑا کر رہا ہوں تو تو کیوں نہیں کھڑا ہوتا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"فقلت انت اعز وارفع واعلی من ان اوازیك یا رسول الله فرفع یدیه فقال اللهم ائته الحکمة وعلمه التاویل وفقه فی الدین"

ترجمہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکا شان ارفع و اعلی ہے میں کون ہوتا ہوں کہ آپکے برابر کھڑا ہوں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر دعا کے لئے ہاتھ مبارک اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ اسے حکمۃ عطا فرما اور تاویل کا علم عطا فرما اور دین کی سمجھ عطا فرما۔ المستدرک جلد 3 صفحہ 534

میرے جیسا کون؟

حضرت عبداللہ بن ھشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن میں پیدا ہوا میری والدہ مجھے لیکر اسی دن کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں:

"فقالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا ابنی عبد الله بایعه قال صلی الله علیه وسلم هو صغیر فاخذه فی حضنه فمسح علی راسه ووجهه ودعا له بالبرکة."

ترجمہ: اور عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا عبداللہ ہے اس کو بیعت فرمالیں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور اپنی گود میں لیا سر اور چہرہ پر دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا کی جب بھی آپکے دوست اکٹھے بیٹھ کر اپنی عادات اور نسبی فخر کو بیان کرتے تو آپ فرماتے:

"انا الذی مسح رسول الله صلی الله علیه وسلم علی راسی ووجهی ودعا لی بالبرکة وارادت امی ان ابایع رسول الله صلی الله علیه

وسلم من الیوم الاول لولادتی"

ترجمہ: میں وہ ہوں کہ جس دن پیدا ہوا تھا اسی دن میری ماں مجھے لیکر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تھیں اور میری ماں نے ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بیعت فرمالیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اور چہرہ پر دست مبارک پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔

کاش یہ شرف مجھے بھی حاصل ہوتا

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ چل رہے تھے میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کاش یہ شرف مجھے بھی حاصل ہوتا۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 255

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک کی محبت

ایک مائی صاحبہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں پتھر کا ایک برتن ان کے پاس تھا آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو لیا اس میں سے پیا بھی اور اس میں کلی بھی فرمائی پھر اس مائی صاحبہ کو دے دیا اور فرمایا کہ اس کو پینا بھی اور اس سے غسل بھی کرنا پھر مائی صاحبہ اپنے گھر آگئیں تو ان کے پاس حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی والا پانی مجھے بھی دے دو تو اس مائی صاحبہ نے کہا کہ لے لو حضرت ام جندب رضی اللہ عنہ نے لیا اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا پھر فرماتی ہیں:

"فعاش عبدالله باحسن حال لیس به مرض ولا علة."

ترجمہ: حضرت عبداللہ نے بہت اچھی زندگی گزاری نہ کبھی کوئی مرض لاحق ہوا اور نہ کوئی تکلیف ہوئی۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 229

آجکل لوگ اسی چیز کو شرک کا نام دیتے ہیں مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل مبارک دیکھیں وہ کس شوق کے ساتھ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات شریفہ حاصل کیا کرتے تھے۔

واہ خوشی کی بات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کا وقت جب قریب آیا تو انکے گھر والی سرہانے بیٹھی تھیں غم کی وجہ سے انکے منہ سے نکلا "واحزناہ" ہائے میرا غم ورنج اس نزع کی حالت میں سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ:

"واطرباہ غدا القی الاحبہ محمدا وحزبہ"

ترجمہ: کیا خوشی کی بات ہے کہ کل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام سے ملوں گا۔

سیرت حلبیہ جلد اول صفحہ 284

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پی لیا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگوا رہے تھے جب فارغ ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ خون ایسی جگہ بہا کر آو جہاں کوئی دیکھے نہ:

"فلما برز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمد الی الدم فشربہ فلما رجع قال صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بالدم ؟ قال جعلتہ فی اخفی مکان علمت انہ یخفی علی الناس"

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور چلے گئے تو خون مبارک کو پی لیا جب واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون کا کیا کیا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ایسی جگہ رکھ کر آیا ہوں جس جگہ کو میں ہی جانتا ہوں اور لوگوں سے وہ جگہ مخفی ہے۔

آج کون کسی کا خون پیتا ہے تبرک کی خاطر؟ پتہ چلا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا نہ سمجھتے تھے اگر اپنے جیسا جانتے تو یہ کام کبھی نہ کرتے۔

اس خون کی برکت

"فکانو ایرون ان القوۃ التی فی عبداللہ بن زبیر من ذلک الدم"

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم فرماتے تھے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جسم میں جو اتنی طاقت ہے یہ ساری برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مبارک کی ہے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 8

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کس نے کہا تھا کہ خون پی لو اس کا جواب صرف یہی ہے کہ محبت نے مجبور کیا تھا یہ محبت ہی تو تھی کہ جس نے خون زمین پر نہیں بہانے دیا۔

سبحان اللہ

جہنم سے آزادی

"فبلغ رسول اللہ فعلہ فقال اما انہ لاتصیبہ النار"

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا عبداللہ بن زبیر کے جسم کو آگ نہیں جلا سکتی۔

شرح الشفاء جلد 1 ص 61

خون مبارک کا ذائقہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اما الطعم فطعم العسل واما الرائحة فرائحة المسك"

ترجمہ: ذائقہ شہد کی طرح اور اسکی خوشبو کستوری کی طرح تھی۔ شرح الشفاء جلد 1 ص 61

اس خون کی خوشبو

"لما شرب عبد الله بن زبير دمه تفوح فمه مسكا وبقيت رائحته موجودة في فمه الى ان صلبه"

ترجمہ: جب سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی حتی کہ ان کے منہ میں اس وقت بھی خوشبو باقی تھی جب ان کو سولی پر چڑھا کر شہید کیا گیا۔ المواہب الدنیہ جلد 2 ص 276

فخر بھی تھا تو کس بات پر

محمد بن انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال تھی کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا:

"کان یفتخر بحجه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث اقرانه يصف لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في مكه وفي عرفات وفي مزدلفه ينقل ما سمع منه من اوامر ونواهي وتعاليم"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے والی بات کو فخر کے ساتھ بیان فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں ان کو سناتے تھے مکہ میں عرفات میں مزدلفہ میں منی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کا حکم دیا تھا اور جن چیزوں سے منع

فرمایا تھا اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات بیان فرماتے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 152

کاش کہ ہمارے نعت خواں بھی نعت خوانی کے ساتھ احکامات شرع بھی بیان کریں تا کہ لوگوں تک شرعی احکام بھی پہنچیں اور وہ عمل کی طرف آئیں ساری ساری رات نعتیں سن کر صبح کی نماز کے وقت سو جاتے ہیں آجکل بڑا مسئلہ یہ کہ نعت خوانوں کی اکثریت جاہلوں کی ہے اللہ تعالی رحم فرمائے اس امت پر بہت کم محفلیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں کسی عالم دین کو بلایا جاتا ہے پھر ان کو وقت آخر میں دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی کہا جاتا ہے کہ مختصر سی گفتگو کرنا وقت بہت کم ہے اور یہی لوگ نعت خواں کی راگ سننے کے لئے دو دو گھنٹے دیتے ہیں اور اکثر محافل میں جاہل خطیب کو بلایا جاتا ہے جو صرف اپنی آواز کا جادو چلانے کے چکر میں ہوتا ہے نہ اس کے دل میں تڑپ امت کی خیر خواہی کی اور نہ ہی قوم میں کوئی صاحب دل جوان کو عرض ہی کرے کہ جناب کوئی دین شریعت کی بات ہی سنا دیں۔

مجھے بچے کے پیدا ہونے کی خوشی نہیں

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے کسی نے ان کو خوشخبری دی کہ آپکو اللہ پاک نے بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" والله سهم ارميه في سبيل الله ورسول الله صلى الله عليه وسلم خير مما بشر تموني به وانتصر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة حنين"

ترجمہ: خدا کی قسم وہ جو تیر میں نے خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں چلائے ہیں ان کی مجھے زیادہ خوشی ہے اس سے جو تم مجھے بچے کی ولادت کی خوشخبری سنا رہے ہو۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 186

عید گاہِ ماغریباں کوئے تو
انبساط عید دیدن روئے تو

ترجمہ: ہم غریبوں کی عیدگاہ تو آپکی گلی ہے ہماری عید کی خوشی تو آپ کے رخِ والضحیٰ کی زیارت ہے۔

میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک سبحان اللہ

حضرت عقربہ الجہنی رضی اللہ عنہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیھم الرضوان ایسے حاضر تھے:

" کان علی رووسھم الطیر یستمعون الی حدیث عذب یخرج من اصدق فم "

ترجمہ: گویا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی باتیں غور کے ساتھ سن رہے تھے جو سب سے سچے دہن مبارک سے نکل رہی تھیں۔

لبیک یارسول اللہ

حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے بجیر بھی ساتھ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے تو حضرت عقربہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا بجیر ہے یہ کہتا تھا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے چلوں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بجیر ادھر آ تو حضرت بجیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"لبیک یا رسو ل اللہ فجلس بجیر بکل ادب وتواضع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راسہ ودعا لہ بالخیر وقال انت اسمك بشیر

فقال عقربہ یا رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنی بشیر فی لسانہ عقدۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم افتح فمك یا بشیر فتح بشیر فمہ فتفل رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فیہ فانحلت العقدۃ فکان بشیر من الفصحآء ببرکۃ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو البلسم لکل داء"

ترجمہ: لبیک یارسول اللہ بارگاہ اقدس میں ادب وعاجزی کے ساتھ بیٹھ گئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور خیر کی دعا کی تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ تو حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اسکا نام بجیر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا نام بشیر ہے تو حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کی زبان میں لکنت ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بشیر منہ کھولو جب حضرت بشیر نے منہ کھولا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے منہ میں لعاب مبارک ڈالا تو انکی لکنت دور ہوگئی اور فصیح ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک کی برکت سے ہر طرح کی بیماری سے محفوظ رہے۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 113

چھوٹے سے بچے کا ادب ملاحظہ کریں کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر کیسے لبیک یارسول اللہ کہا اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بچوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیسی ہوتی تھی اور یہ ساری محنت تھی ان کے والدین کی۔
شیخ عبدالحمید الکندح نقل فرماتے ہیں:

"کان ابو ہ صحابیا جلیلا زرع فی بشیر حب اللہ وحب رسولہ"

ترجمہ: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کے والد بزرگ صحابی تھے انھوں نے ان کے دل میں اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی تھی۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 113

میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو

غزوہ احد میں حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کے والد شھید ہو گئے تھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم شھد آء کو دیکھ رہے تھے ایک بچہ اپنے والد کو چمٹا ہوا رو رہا ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بچے تجھے کیا ہوا تو اس بچے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شھید ہو گئے ہیں اور میرا کوئی باپ نہیں ہے میں کس کو باپ کہوں گا:

"فقال صلی اللہ علیه وسلم الا ترضی یا غلام ان یکون محمد اباك وعائشه امك. فقال الغلام بلی رضیت یا رسول اللہ فانت خیر من ابی وعائشه خیر من امی"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہوں؟ تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ میں راضی ہوں آپ بہترین باپ ہیں میرے والد سے اور حضرت عائشہ میری ماں سے بہتر ماں ہیں۔

الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد اول ص 152

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کیا دعا کی اللہ تعالی سے

معرکہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آؤ دعا کریں اللہ تعالی سے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ

عنہ نے یہ دعا کی یا اللہ میرا کسی مضبوط اور طاقتور کافر سے مقابلہ ہو یہاں تک کہ میں اس سے قتال کروں تیری رضا کی خاطر اور اس کو قتل کردوں اور اس کا سامان میں لے لوں تو حضرت عبداللہ بن جحش نے آمین کہا حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی یا اللہ میرا کسی مضبوط اور طاقتور کافر سے مقابلہ ہو یہاں تک کہ میں اس سے قتال کروں تیری رضا کی خاطر اور وہ مجھے پکڑ لے اور میرے کان ناک کاٹ دے اور جب میں تجھ سے ملوں تو میں عرض کروں کہ:

"هذا فیك وفی رسولك صلی اللہ علیه وسلم فتقول صدقت"

ترجمہ: یہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر قربانی دی ہے تو تو فرمائے کہ تو نے سچ کہا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی میں نے شام کے وقت دیکھا کہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ناک کان کٹے ہوئے تھے۔

اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 158

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نظریہ یہ تھا کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر جہاد کرتے اور اپنی جانیں قربان کرتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں بھی عرض کریں گے یا اللہ یہ تیری اور تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانی دی ہے۔

سب سے چھوٹا قد بہت بڑا ہو گیا

حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنھم کا قد مبارک بہت چھوٹا تھا انکے نانا جان حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ انکو لیکر طبیبوں کے طبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابولبابہ یہ کون ہے میں نے اتنا

چھوٹا بچہ آج تک نہیں دیکھا حضرت ابولبابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا نواسہ اور حضرت عمر کا بھتیجا ہے اور اس کے والد کا نام زید بن خطاب ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور سر اور پشت پر ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا کی اس دعا کی برکت سے

"قالت الرواۃ کان عبدالرحمن بن زید اطول قامۃ"

ترجمہ: راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قد مبارک بہت اونچا ہو گیا تھا۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 17

مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے علاوہ کچھ نہیں سنتا

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو جب مسیلمہ دجال نے کہا کہ اے حبیب کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں پھر اس نے کہا کیا آپ یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تیری بات سنائی نہیں دے رہی تو جھوٹا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے دجال کھڑا ہوا اور تلوار لیکر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کا داہنا بازو کاٹ دیا پھر پوچھا کہ اب بتاؤ تو حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے اس نے آپکا دوسرا بازو بھی کاٹ دیا پھر اس نے کہا کہ کیا اب گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے

"فانا لا اسمع لقولك لانك كذاب واذناى صم عن الكذب

والكذابين من امثالك"

ترجمہ: بے شک میں نہیں سنتا تیری بات کیوں کہ تو جھوٹا ہے اور میرے کان جھوٹ سننے اور تیرے جیسے جھوٹوں کی بات سننے سے بہرے ہیں۔

رجال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تذکرہ حبیب بن زید رضی اللہ عنہ

سبحان اللہ عزوجل کیا ایمان تھا ان کے جسم کے ٹکڑے ہو رہے ہیں مگر ایمان کو متزلزل نہیں کر سکے اور حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے سبق دیا آجکل کے لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ سنو سب کی مانو اپنی اپنی تو تب مانے گا جب اپنے عقائد کا علم ہوگا اپنے عقائد کا پتہ نہیں ہوتا اس وجہ سے لوگوں کے ایمان خراب ہو رہے ہیں حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو مجھے تیری آواز سنتی ہے اور نہ تیرے جیسے جھوٹوں کی آواز سنتی ہے جو قیامت تک آئیں گے۔

ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ کی تمنا کیا تھی؟

حضرت ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہتے تھے چونکہ یہ چھوٹے بچے تھے جب یہ دیکھتے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں باتیں کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ یہ تمنا کرتے تھے:

"یتمنی ان یقتل العالم ویبقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: کاش کہ سارا جہان قتل ہو جائے صرف میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہی باقی رہیں۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 165

یہ ایک بچے کے جذبات تھے آج اپنے آپکو مسلمان کہنے والے گستاخوں کے حامی ہیں اور گستاخ کے قتل پر ان کو دکھ ہوتا ہے اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عزت وناموس پر پہرہ دیا ہو اس کو یہی لوگ جو بقلم خود مسلمان ہیں تختہ دار پر چڑھا دیتے ہیں کاش کہ یہ لوگ حضرت ھند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ جیسے جذبات رکھتے۔

چھوٹے بچے کا دشمنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف غضبناک ہونا

جب غزوہ بدر ہونے والا تھا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رات کو روزانہ رافع رضی اللہ عنہ کے دل میں جہاد کی محبت ڈالتی تھیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر جہاد کرنا ہے جب ان کے والد ان کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بہت چھوٹا ہونے کی وجہ سے واپس بھیج دیا تو روتے ہوئے آنسو بہاتے ہوئے اپنی ماں کے پاس حاضر ہوئے ماں نے پوچھا کہ کسی اور کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس بھیجا ہے؟ تو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اور بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس بھیجا ہے تو ماں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بھیج دیا ہے آپ فکر نہ کرو اور بھی غزوات ہوں گے جب آپ بڑے ہو جاو گے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم تم کو ساتھ لے جایا کریں گے تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا دل مطمئن ہو گیا جب ان کے والد جنگ سے واپس آئے تو واقعات بیان کر رہے تھے تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے والد کی گود میں تھے تو ان کے جذبات کیا تھے؟

" والغلام يتحرك فى حجر ابيه وكانه يقاتل وقد امتلاء قلبه غيظا على من يحادد الله ورسوله صلى الله عليه وسلم "

ترجمہ: اور وہ بچہ اپنے والد کی گود میں ایسے حرکت کر رہا تھا گویا کہ ابھی قتال کرے گا اس

بچے کا دل شدید غصے سے بھر چکا تھا اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے خلاف۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ 95

کاش کہ ایسا جذبہ آج کے بچوں میں بھی آجائے تو کوئی گستاخ دنیا میں زندہ نہ رہے ایسا جذبہ بچوں کے دلوں میں پیدا کرنے والی مائیں ہوتی ہیں جو بچوں کی تربیت ہی اسلامی طریقہ سے کرتی ہیں تو بچے کے اندر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ جیسا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

بال نہیں کٹوائے

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے ایک حصہ کے بال کافی طویل تھے جب ان کو کھولتے تو وہ زمین تک پہنچ جاتے تھے لوگوں نے کہا آپ کٹواتے کیوں نہیں؟ تو جواب دیا کہ ایک دن:

" ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح عليها بيده فلم اكن لاحلقها حتى اموت فلم يحلقها حتى مات"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس دن سے میں نے یہ بال نہیں کٹوائے اور نہ ہی مرتے دم تک کٹواؤں گا اور انہوں نے اپنے وصال شریف تک وہ بال نہیں کٹوائے۔ مستدرک جلد 3 ص589

یہ ہاتھ برکت والے ہیں

"وقد كان ثابت بنانی اذا را انس بن مالك رضی الله عنه فقبّلها يقول يد مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم "

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملتے تو

انکے ہاتھ مبارک کو تھام لیتے اور چومتے اور عرض کرتے کہ یہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے لگے ہوئے ہیں۔ سیر اعلام النبلاء جلد 4 ص 42

آج دستِ مبارک کو کیسے چومیں؟

حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

" نحن اذافاتنا ذلك حجر معظم منزلة يمين الله فى الارض مسّته شفتا نبينا صلى الله عليه وسلم لاثماله"

ترجمہ: ہم کہتے ہیں کہ جب ہم اس دستِ مبارک کو چومنے کی سعادت سے محروم ہیں تو ہمارے پاس وہ عظیم الشان نعمت حجرِ اسود ہے جو اس زمین میں اللہ تعالی کا دایاں دستِ قدرت ہے اور جسے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لبوں نے چومتے ہوئے چھوا تھا۔

اگر یہ نعمت بھی نہ ملے؟

اگر حج کی سعادت بھی نہ ملے اور حجر اسود کو بھی نہ چوم سکے تو کیا کرے اسکا جواب علامہ ذہبی علیہ الرحمہ دیتے ہیں:

" كه فاذا فاتك الحج وتلقيت الوفدفالتزالحاج وقبّل فمه وقل فم مسّ حجرا قبله خليلى صلى الله عليه وسلم"

ترجمہ: اگر تم کو حج کی سعادت بھی نہ ملے اور حجر اسود کو نہ چوم سکو تو ایسے وفد سے مل لو جو حج کر کے آیا ہو تو اس حاجی کا منہ چوم لو یہ سوچ کر کہ یہ وہ لب ہیں جنہوں نے اس حجرِ اسود کو بوسہ لینے کی سعادت حاصل کی جسے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لبوں نے چوما ہے۔ سیر اعلام النبلاء جلد 4 ص 42

ابن منکدر کی عقیدت

حضرت اسماعیل بن یعقوب تیمی فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی شریف میں امام محمد بن منکدر رایک خاص جگہ پر لوٹتے اور لیٹتے تھے کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس جگہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ وفاء الوفا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عقیدت

لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا:

"واضعا يده على مقعد النبى صلى الله عليه وسلم بين المنبر ثم وضعها على وجهه"

ترجمہ: کہ منبرِ اقدس جس جگہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اس جگہ ہاتھوں کو ملتے تھے پھر اپنے منہ پر مل لیتے تھے۔ شفاء شریف ص 217

سب سے زیادہ خوشی کب ہوئی؟

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کی ہے؟ تو اس نے عرض کی:

"لا شئ الا احب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم"

یا رسول اللہ میرے پاس کچھ بھی نہیں علاوہ اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے محبت کرتا ہے تو صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ اس دن سے زیادہ کبھی خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات پر خوش ہوئے کہ قیامت کے دن بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔

مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصدیق عمر سے پیار ہے

"قال انس رضی اللہ عنہ انا احب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر"

ترجمہ: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصدیق عمر سے محبت ہے۔

بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر بن خطاب حدیث نمبر 3485

کاش کہ دیدار حاصل ہوجائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یودّ احدھم لو رانی باھلہ ومالہ"

ترجمہ: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام مال واہل عیال ودولت قربان کرکے کیری زیارت حاصل کرلی۔ مسلم شریف حدیث نمبر 2832

اس حدیث پاک کو سمجھنے کے لئے یہ روایت دیکھیں

کاش ایک موئے مبارک ہوتا

"قال عبیدہ سلیمانی لان یکون عندی منه شعرۃ احبّ الیّ من کل صفراء وبیضاء اصبحت علی وجه الارض وفی بطنھا"

ترجمہ: امام سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کاش کہ میرے پاس آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میں سے ایک بھی ہوتا تو وہ میرے نزدیک سونے

چاندی سے زیادہ اور جو اس زمین پر یا اس زمین کے اندر پوشیدہ ہے اس سے محبوب ہوتا۔

سنن الکبری للبیھقی جلد 2 ص 427

نقشِ نعلین شریفین

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم بغیر نعلین کے پتھروں پر چلتے تو پتھر نرم ہوجاتے تھے ان میں سے ایک پتھر کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"انّ السلطان قاتیبائی اشتراہ بشرین الف دینا ر ا اواصی بجعلہ عند قبرہ وھو موجود الی الآن"

ترجمہ: سلطان قاتیبائی نے نقشِ نعلین شریفین والا ایک پتھر بیس ہزار دینار کا خریدا اور وصیت کی تھی کہ میری قبر کے سرہانے اس کو نصب کردینا چنانچہ وہ آج تک موجود ہے۔

حجۃ اللہ علی العالمین ص 453

کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسے امتی ہوں گے میری زیارت اہل وعیال ومال کے بدلے میں کرنا چاہیں گے آپ کی زیارت تو سبحان اللہ عزوجل آپکے نقش نعلین کی خاطر یہ غلام آپ کے اتنی خطیر رقم خرچ کرتے ہیں اگر پیسوں کے عوض کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہوتی تو کس نے دریغ کرنا تھا جو عشق والے ہیں ان کے نزدیک تو یہ سستا سودا ہے جو دیدۂ کور ہیں ان کے نزدیک یہ ضرور فضول خرچی ہے۔

فضول خرچی نہیں ہے

علامہ ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا مبارک وہ جس کے ساتھ آپ نے حجر اسود کی طرف اشارہ کرکے اس کو چوما تھا یا آپ کے نسبت والی چیز آپ کے نعلین یا آپ کے ناخن مبارک کا تراشہ یا اس برتن کا ٹکڑا جس میں آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے پانی نوش فرمایا ہو:

"فلو بذل الغنی معظم امواله فی تحصیل شئ من ذلك عنده اکنت تعدُّه مبذّرا او سفیها کلّا"

ترجمہ: اگر امیر آدمی ان چیزوں کے حصول میں اپنا بہت زیادہ مال خرچ کرے تو کیا تو اس کو فضول خرچ یا بے وقوف سمجھے گا ہرگز نہیں۔ سیر اعلام النبلاء جلد 4 ص 42

امام ذہبی تو فرماتے ہیں کہ جو اس مقصد کے لئے خرچ کرے وہ بے وقوف نہیں اور فضول خرچ بھی نہیں اور جوان کو بے وقوف کہے اس کے پاگل ہونے میں شک نہیں وہ مستند بے وقوف ہے کیوں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمۃ وشان سے بے بہرہ ہے اس لئے ہر کام اس کو فضول نظر آتا ہے۔

اب ان آنکھوں کی حاجت نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بینائی چلی گئی تو لوگ انکی عیادت کرنے آنے لگے تو انہوں نے فرمایا:

"کنت اریدهما لانظر الی النبی صلی الله علیه وسلم اذقبض النبی صلی الله علیه وسلم فوالله مایسرنی ان مابهما بظبی من ظباء تبالة"

ترجمہ: میں تو ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعہ مجھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی تھی اب کریم آقا صلی اللہ علیہ سلم کا وصال شریف ہو گیا اب ہرن کی آنکھیں بھی مل جائیں تو مجھے خوشی نہ ہوگی۔ سنن دارمی جلد اول ص 54

اب کچھ بھی دیکھنا نہیں چاہتا

پشاور کے حافظ محمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ کو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از حد محبت تھی ایک رات کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا شربت دیدار سے مشرف فرمایا تو عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب ان آنکھوں سے کسی اور کو دیکھنا نہیں چاہتا جب بیدار ہوئے تو نابینا ہو چکے تھے۔

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات ص 418

بے ادبوں کی صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت پاس نہ رہی

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دعا دی اور اس کی پیشانی پر ہاتھ مبارک رکھا اور اس کو دبایا اس کا اثر یہ ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگ آئے جو دوسرے بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جب جوان ہوا تو خوارج کا زمانہ آپہنچا اور ان سے محبت ہوگئی ساتھ ہی جو بال دستِ مبارک کی برکت سے اگے تھے وہ جھڑ گئے اس کے باپ نے جو حال دیکھا تو اس کو قید کر دیا کہ بے ادبوں کے ساتھ نہ مل جائے حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ:

"فدخلنا علیه فوعظناه وقلنا له فیما نقول الم تر انّ برکة دعوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قد وقعت من جبهتك فما زلنا به حتی رجع عن رایهم فردّ الله الیه الشعر بعد فی جبهته وتاب واصلح"

ترجمہ: ہم لوگ اس کے پاس گئے اور وعظ ونصحت کی اور کہا کہ کیا تو دیکھتا نہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت تمھاری پیشانی سے جاتی رہی غرض جب تک اس نے توبہ نہیں کی اور خوارج کی رائے سے رجوع نہیں کیا ہم وہاں سے اٹھے نہیں پھر جب انکی محبت اس کے دل سے جاتی رہی تو اللہ تعالی نے وہی نشانی دستِ مبارک کی برکت اس کی پیشانی پر پھر پیدا فرمادی تو اس نے بھی اچھی طرح توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔

کنز العمال جلد 11ص 141

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کس طرح اپنے بچوں کو بدمذہبوں اور بدعقیدہ لوگوں سے بچاتے تھے اور ان کی خبر گیری کرتے رہتے تھے اور دوسرے جوان کے دوست تھے ان کو بھی یہ بات گوارا نہ تھی کہ کوئی بدمذہب ہوجائے اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع کردے وہ بھی جاکر سمجھاتے تھے اس سے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ جب آدمی بدمذہب ہوجائے تو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اس کے پاس نہیں رہتا جب بے ادب ہوجائے تو اللہ تعالی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت والی چیزیں اس کے پا س نہیں رہنے دیتا اس کی ایک بڑی مثال جو سب کے سامنے ہے وہ یہ کہ جب ترکوں کی خدمت گذاری حرمین شریفین سے ختم ہوئی تو پیچھے جو لوگ آئے باادب نہ تھے اس لئے ترک تمام تبرکات ساتھ لے گئے اللہ تعالی نے ان کو انکی بے ادبی کی وجہ سے محروم کردیا ہمارے لئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ کیا ہم نے بھی آج تک غور کیا کہ ہمارے بچے کن لوگوں کے پا س بیٹھتے ہیں کیا انکے معمولات میں تبدیلی تو نہیں آرہی کیا ان کے عقائد بدل تو نہیں رہے کیا ان کا دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی تو نہیں ہوگیا۔

شاید علامہ اقبال مرحوم نے اس طرح کی روش اپنانے پر افسوس کرتے ہوئے کہا ہے۔

عصرِ ما مارا زما بیگانہ کرد
از جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیگانہ کرد

ہمارے زمانے نے ہم کو ہم سے بیگانہ کردیا اور جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیگانہ کردیا۔ اس بے حسی پر ماتم کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بجھی ہے عشق کی آگ اندھر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اور کفار کسی اور چیز سے نہیں ڈرتے اگر ان کو ڈر ہے تو صرف مومن کے دل میں جو عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس سے ڈر ہے اور اسی لئے انکی کوشش ہے کہ اس کو ختم کیا جائے انکی سازش سے پردہ اٹھاتے ہوئے علامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر کہتا ہے کہ

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو

یہ ہے کفار کی سازش

امریکی یہودی پروفیسر ہرز جو کہ فوجی امور کا ماہر تھا نے یہ بکواس کی۔ مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانیوں کے دل رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں اور یہی جذبہ ہے جو عالمی صیہونیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے جو اسرائیل کی توسیع کے راستہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے لہذا یہودیوں کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے اس جذبہ محبت کے تمام تر وسیلوں کو کمزور کردیں تبھی وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ الفلسطین بیروت جنوری ۱۹۷۲

یہ انکی سازش کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دل سے نکال دی جائے جسکی طرف علامہ اقبال نے توجہ دلائی ہے اور یہ سارا فیضان ہے امام احمد رضا خان

رحمۃ اللہ علیہ کا کہ اس مرد قلندر نے ایسے طریقے کے ساتھ ہندو پاکستان کے لوگوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن فرمائی کہ آج کافر جو کانپ رہا ہے یہ اس مرد قلندر کی للکار کا صدقہ ہے غازی علم الدین شہید کا جنازہ پڑھانے والے امام عشق و محبت کے ہی خلیفہ تھے سید دیدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسم گرامی کو سن کر انگوٹھے چوم کر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنے والے تھے اور دور حاضر کے شہید اعظم اور غازی اعظم حضرت ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے دیوانے تھے اور حضرت غازی محمد تنویر حسین الحسینی قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی امام احمد رضا کے شیدائی ہیں ثابت ہوا کہ اس خطہ پر جو اللہ کا کرم ہے یہ ساری برکت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی اس غیرت ایمانی کی ہے جس کی وجہ آج ہمارے لوگ جابجا ناموس رسالت کا علم بلند کئے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اس سازش پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے آج جو ہمارے بچوں کو سکولوں میں علم کے نام پر لادینیت کا سبق پڑھایا جارہا ہے اور نام نہاد مذہبی سکالر پروفیسر اپنے مرضی کی قرآن کریم اور احادث مبارکہ کی تشریحات کر رہے ہیں ان کو لگام دینے کی سخت ضرورت ہے تا کہ کفار اپنے مشن میں ذلیل وخوار ہوں ان شاء اللہ عزوجل ہمارے ملک پاکستان کی مٹی بہت ذرخیز ہے جہاں بھی کسی کتے نے اس طرح کی کوشش کی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ضرور اس کی گردن دبوچے گا۔

دل بہ محبوب حجازی صلی اللہ علیہ وسلم بستہ ایم
زیں جہت بایک دگر پیوستہ ایم

یعنی ہمارے دل محبوب حجازی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے جڑے ہوئے ہیں اسی لئے ہم سب ایک ہیں۔

میں نے دل دیا ہے ایمان نہیں

باز بہادر نام کا ایک راجہ مالوہ نامی ریاست جو کہ ہندوستان میں تھی پر حکومت کرتا تھا نہایت عیاش اور شراب کا شوقین تھا ایک دن شراب کے نشہ میں دھت اپنی کنیز کے پہلو میں لیٹا ہوا ہے اسے کنیز کے قریبی عزیز کی جانب سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا کلمات ادا کرنے کی اطلاع ملی یہ سنتے ہی باز بہادر نے اس کا سر قلم کرنے کا حکم جاری کیا باز بہادر کے اس فیصلے پر اس کی محبوبہ تلملا اٹھی اور اس فیصلے سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا باز بہادر بولا اے جان بہ تو دل دادام نا کہ ایمان دادام اے میری جان میں نے تم کو اپنا دل دیا تھا ایمان نہیں دیا تھا۔ تحفظ ختم نبوۃ ص565

پتہ چلا کہ مسلمان گناہ گار تو ہوسکتا ہے مگر غدار نہیں آج کے غداروں کو اپنے ایمان کا حساب لگانا چاہئے کہ انکے ایمان کو کیا ہو گیا کافروں کو خوش کرنے کے لئے غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا ان حکمرانوں نے تو اپنی جان اور اپنا ایمان اپنے پیسے کی طرح کافروں کے پاس رکھا ہوا ہے اللہ تعالی ان کافروں کے حمائتیوں سے بچائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے سامنے کیسے جاؤ گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ایک جنگ میں تھے کہ گھوڑا زخمی ہو کر بیٹھ گیا اور اس کا چلنا مشکل ہو گیا دوسری طرف سے کافر نے یلغار کر دی تو اس سپہ سالار نے اس گھوڑے کو کہا کہ اگر تو نہ چلا تو میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تیری شکایت کروں گا یہ سن کر وہ گھوڑا کھڑا ہو گیا آخر تک ساتھ نبھایا اور کافروں کو شکست ہوئی۔

فتوح الشام ص

میں زیارت کیسے کرتا؟

حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

"لو کنت فیمن قاتل الحسین رضی اللہ عنہ ثم ادخلت الجنۃ لاستحییت ان انظر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اگر میں ان لوگوں میں شریک ہوتا جو امام عالی مقام سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ سے لڑے تھے پھر جنت جاتا تو مجھے حیا آتی کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ والضحی کی زیارت کیسے کروں۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۱

آج جو لوگ یزیدی فکر کے حامل ہیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیسے جائیں گے جو امام حسین رضی اللہ عنہ کو باطل پر اور یزید پلید کو حق پر کہتے ہیں کیا منہ دیکھائیں گے اور کس منہ سے حوض کوثر پر جائیں گے؟

حضرت خواجہِ خواگان سید معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں افسوس ہے اس شخص پر جو قامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہو اس کی جگہ کہاں ہوگی؟ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہوگا اور کہاں جائے گا؟ یہ فرما کر ہائے ہائے کر کے رونے لگے اور کئی دن تک آنسو بند نہ ہوئے کہ دیکھنے والوں کو بھی رونا آجاتا تھا۔ دلیل العارفین مجلس دوم

ہم کس کھاتے میں ہیں اور کس باغ کی مولی ہیں آج اپنے کرتوتوں کا جائزہ لیں تو پتہ چل جائے گا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

بارگاہ خداوندی میں یوں عرض کرتے ہیں۔

مکن رسوا حضور خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم مارا
حسابِ من زِ چشم او نہاں گیر

یا اللہ تو مجھے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک میں رسوا نہ کرنا میری فرد حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ رکھنا ایک مقام پر یوں عرض کرتے ہیں۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور تو حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفی پنہاں بگیر

اے اللہ تو غنی ہے میں فقیر ہوں قیامت کے دن میرا نامہ اعمال جب پیش ہو تو میرا عذر قبول فرما اور مغفرت فرمادے لیکن اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میرا نامہ اعمال پیش ہو اور اس کے مطابق جزا و سزا ہو تو میرے مولا اسے نگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ رکھنا۔

تحفۂ ختم نبوۃ ص ۵۶۵

علامہ اقبال جیسے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے ہمارا کیا بنے گا؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ بچپن سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر مامور تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرماتے تو یہ بیدار کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے تو یہ بچھونا مسواک اور وضو کا پانی لیکر ساتھ جاتے تھے۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه یلبس رسول الله صلی الله علیه وسلم نعلیه ثم یمشی امامه بالعصا حتی اذا اتی مجلسه نزع نعلیه فادخلهما فی ذراعیه فاعطاه العصا فاذا اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقوم البسه نعلیه ثم مشی بالعصا امامه حتی یدخل الحجره قبل رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جاتے تو یہ آپ کو نعلین پہناتے تھے پھر عصا مبارک لے کر آگے آگے چلتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو یہ نعلین شریفین اتارتے تھے اور نعلین شریفین اپنی بغل میں دبا لیتے تھے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم واپس آنے کا ارادہ فرماتے تو یہ آپ کو نعلین پہناتے تھے پھر عصا مبارک لے کر آگے آگے چلتے تھے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حجرہ مبارک میں داخل ہوتے تا کہ ہر قسم کی اشیاء سے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہو سکے۔

طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۱۵۳

کیسے خدمت گزار تھے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ہر وقت تیار رہتے تھے۔

آستانۂ نبوت کے باہر بیٹھے رہتے تھے

حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ شب روز کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معروف رہتے تھے جب کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے تو ربیعہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے باہر بیٹھ جاتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو خدمت کے لئے میں حاضر نہ ہوں جب ربیعہ رضی اللہ عنہ جوان ہو گئے تو کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ دیا کہ تم شادی کرلو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپکی بارگاہ میں اتنا وقت نہ

دے سکوں گا کچھ عرصہ اپنی شادی کو ٹالتے رہے بلآخر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اور منشا کے مطابق شادی کر لی۔

مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 ص 58

یہ ہیں مخلص مومن ومخلص خادم ومخلص عاشق جو اپنی خواہشات کی پیروی نہیں بلکہ اطاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم رکھتے تھے۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو گئے انکی والدہ نے جلاس بن سوید سے نکاح کر لیا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے بچپن میں ہی اسلام قبول کر لیا جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا تو یہ عمیر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے سونے کے دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنے مبارک ہاتھوں میں لئے فرما رہے ہیں آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا اتنے میں حضرت عمیر نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف آتے ہیں اور انہوں نے اپنے کندھے پر دوسو اوقیہ خالص سونا اٹھایا ہوا ہے اسے بھی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا تھوڑی دیر گزری کہ خواتین بھی اپنے زیورات سونے چاندی کے اتار اتار کر پیش کر رہی ہیں اتنے میں ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ اپنا بستر کسی کو فروخت کر رہے ہیں تا کہ اس کی قیمت کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کر سکیں حضرت عمیر کے دل میں تڑپ اٹھی آپ بھی روانہ ہوئے اور جلاس کو جا کر کہا کہ آپ بھی مالدار ہیں اس میں سے راہ خدا میں دیں تو آگے سے وہ کہنے لگا کہ:

"ان كان محمد صادقا فيما يدعيه من النبوة فنحن شر من الحمير۔"

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبوت کے دعوی میں سچے ہیں تو پھر تو ہم گدھے سے بھی بدتر ہیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جلاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سارے لوگوں سے بڑھ کر تو محبوب تھا مگر اب تو میری نظر میں منافق ہے:

"واللہ لقد صدق محمد صلی الله علیه وسلم وانت اشر من الحمار ولك علی منة و فضل ولكن الله ورسوله صلی الله علیه وسلم اولی منك بالفضل۔"

ترجمہ: اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرماتے ہیں سچ فرماتے ہیں اور اللہ کی قسم تو گدھے سے بھی بدتر ہے میں مانتا ہوں کہ تیرا احسان ہے مجھ پر مگر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان و فضل مجھ پر زیادہ ہے اور یہ بھی سنو میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر تیری یہ بات ضرور عرض کروں گا حضرت عمیر کے عرض کرنے پر کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس کو بلایا جب وہ آیا تو کہنے لگا کہ اللہ کی قسم یہ عمیر جھوٹ بول رہا ہے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو گئے جو مومن تھے انہوں کہا اللہ کی قسم یہ عمیر سچ کہہ رہا ہے منافقین کہنے لگے کہ جلاس سچ بول رہا ہے حضرت عمیر وہاں سے اٹھے ایک کونے میں بیٹھ کر رونے لگے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ یا اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرما تا کہ میرا سچا ہونا معلوم ہو جائے اللہ تعالی نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی التجاء قبول فرمائی اور قرآن کریم کی یہ آیات نازل فرما دیں۔

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں اگر کافر ہو گئے اور وہ چاہا تھا جو انہیں نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ ورسول نے انہیں اپنے
فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انہیں سخت عذاب کرے گا دنیا و آخرت میں اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہو گا نہ مددگار۔ سورۃ توبہ ﴿۷۴﴾

اس پر جلاس کو بہت زیادہ شرمندگی ہوئی اور عرض کرنے لگے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور انہوں نے سچی توبہ کی اتنے میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی اور مبارک باد دی اپنے ہاتھ مبارک سے ان کے کان کو نرمی کے ساتھ پکڑا اور فرمایا اے بچے تیرے کانوں نے کیسے پوری بات سنی کہ اللہ تعالی نے تیری سچائی کو اپنے قرآن میں بیان فرمایا پھر حضرت جلاس رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے تو کہتے تھے اللہ تعالی عمیر کو جزا دے کہ جس نے مجھے کفر اور میری گردن کو جہنم سے بچایا۔ اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص 49

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ بچے ہیں غیرت ایمانی دیکھیں کہ کس طرح اظہار کیا اور کس طرح محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیا کہ جس کے گھر میں رہ رہے ہیں اسے ہی جھڑک دیا اور اس کو گدھے سے بھی بدتر کہہ دیا اور اسکا لحاظ نہیں کیا بلکہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا جو رشتہ تھا اس کو قائم رکھا آج کے لوگ تو صرف اپنی تنخواہ بچانے اور چند ٹکوں کی خاطر حکمرانوں کے غلط احکام کو مان کر کبھی مسجد کی بے حرمتی تو

کبھی علمائے اہل سنت کے ساتھ بدتمیزی تو کبھی جوتے پہن کر مساجد و مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کیا کر سکتے ہیں یہ تو پتہ چلے گا قیامت کے دن صرف چند ٹکوں کے لئے تم نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے احکامات پر تو عمل کیا مگر اللہ تعالی کے احکامات کو نظر انداز کر دیا آج بچوں کے اندر ایسا جذبہ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے جس طرح عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساری راحتیں اور گھر اور سکون کو ٹھوکر ماردی۔

کتابیات

القرآن الکریم	سنن الکبری
صحیح بخاری	المعجم الکبیر
صحیح مسلم	کنز العمال
سنن ترمذی	جامع الاحادیث للسیوطی
ابن ماجہ	الاصابہ
سنن دارمی	شرح الشفاء
سیرت حلبیہ	مدارج النبوۃ
المستدرک	تفسیر روح البیان
الشفاء السقیم	الخصائص الکبری
تاریخ الخمیس	وفاء الوفاء
جواہر البحار	الروض الانف
حلیۃ الاولیاء	سید الشہداء

مجمع الزوائد	حجج الکرامہ فی آثار القیامہ
موارد الظمآن	بہجۃ المحافل
تفسیر ابن کثیر	نزہۃ المجالس
تفسیر قرطبی	تفسیر مظہری
تفسیر بحر العلوم	البدایہ والنہایہ
تاریخ دمشق	کنز الایمان
دلائل النبوۃ للبیہقی	حدائق بخشش
دلائل النبوۃ لابی نعیم	فتاوی رضویہ
مسند امام احمد بن حنبل	سیر اعلام النبلاء
حجۃ اللہ علی العالمین	بغیۃ الرائد فی شرح العقائد
تفسیر در منثور	سبل الھدی والرشاد
طبقات ابن سعد	السراج المنیر فی شرح جامع الصغیر
اطفال حول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات
ماہنامہ الفلسطین بیروت	تحفظ ختم نبوت
دلیل العارفین	فتوح الشام

صاحب کتاب کی دیگر کتب

- اسلام اور عورت
- اسلام اور کھیل
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- میلاد سید المرسلین ﷺ
- قلم کا ادب
- اعلیٰ حضرت اور ردِ سائنس
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- اللہ کے نام پہ اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- اسلامی معیشت

ناشر
فالکن ایڈورٹائزر